

لوٹی گئی دولت والپس لی جائے

نیب ترا میم خطرے میں

پرم کورٹ نے 53 ساعتوں کے بعد بالآخر سابق وزیر اعظم عمران خان کی نیب قانون میں ترا میم کو چیلنج کرنے والی درخواست پر فیصلہ محفوظ کر لیا، جب کہ فیصلے کے مکمل سیاست پر دور رہ اثرات مرتب ہوں گے کیونکہ ان ترا میم سے نے لیگ اور پی پی کی قیادت پوری طرح مستفید ہو رہی ہے۔ سیاسی رہنماؤں سے کسی ماں دیانتداری کے بارے میں چیف جسٹس عطا بندیاں کی تسلی سے ایک رائے رہی ہے۔ انہوں نے پرم کورٹ کے نج کی چیلنج سے اپنے پورے کیفر میں اس حوالے سے کسی فیصلے دیئے۔ حال ہی میں انہوں نے ریویو ای فیصلہ اینڈا ڈز رائیکسٹ 2023 کو ختم کیا۔ سیاسی تجویز کاروں کا خیال ہے کہ اگر پرم کورٹ نے نیب ترا میم کو کا عدم قرار دیا تو سیاسی رہنماؤں سے کے خلاف مقدمات دوبارہ شروع ہو جائیں گے۔ یہ ترجیف سیاسی جماعتوں کے خلاف چیزیں میں پیٹی؟ اُن کے کرپشن کے پیاسے کی بھی نفع ہو گی۔ یہ فیصلہ نہایت اہم ہے، کیوں کہ اسی فیصلے سے اس بات کا تین ہو گا کہ چیف جسٹس عطا بندیاں پاریمان کی قانون سازی کی الیت کی توہین کریں گے یا ان طاقتور حلقوں کو منبوط کریں گے، جنہوں نے پریوری مشرف دور سے لے کر آج تک ہمہ سیاسی انجینئرنگ کے لئے استعمال کیا۔ نیب ترا میم کیخلاف کیس کا فیصلہ محفوظ کرتے ہوئے چیف جسٹس کا کہنا تھا کہ مختصر حکم نامہ جلد جاری کریں گے۔

کسی کے ساعت کے دوران جسٹس مصوروں علی شاہ نے درخواست گزار کے دلیل سے استفسار کیا کہ نیب کی یقانون ججر اور جر نیلوں پر کیوں لا گوئیں ہوتا؟ کیا یہ؟ کیم کے؟ نیلک 25 کی خلاف ورزی نیں؟ وہ اس بات پر بھی قائل ہیں کہ ترا میم شہریوں کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کیے کہر ہی ہیں؟ وہ سی جانب چیف جسٹس بندیاں اور جسٹس اعجاز اللہ صدیق نے جیزت کا اظہار کیا کہ کیا پاریمنٹ نے نیب قانون میں تریم کے ذریعے جرم کی شکل بدل سکتی ہے؟ دونوں جو موں نے تشویش کا اظہار کیا کہ تریمی ایکٹ کا اطلاق ماضی سے کیا گیا ہے۔ دونوں نج تریم شدہ قانون میں بے نافی کی نئی ترجیف پر بھی تشویش کا اظہار کر رہے ہیں۔ وہ اس تریم پر بھی سوال الحار ہے ہیں، جو مبینہ طور پر ان دستاویزات اور شواہد کے قابل قبول ہونے کا عدم قرار دے رہی ہے، جنہیں غیر ملکی حکومتوں سے میوبھل ایگل اسٹیٹس کے طور پر حاصل کیا گیا اور جس پر نیب کی جانب سے جاری انکوارٹریوں، تحقیقات اور ٹرانزیٹ میں احصار کیا گیا ہے۔ سینٹر و کاء۔ کہا ہے کہ پکھ تریم پر غور کے لئے معاملہ دوبارہ پاریمنٹ بھیجا جاسکتا ہے۔ وہ سوچ رہے ہیں کہ ان لوگوں کا مستقبل کیا ہو گا جو پہلے ہی قانون کے نفاذ کے بعد ترا میم سے مستفید ہو چکے ہیں؟ نیب قانون میں ترا میم پر کوئی اتنے نہیں دیا گیا۔

نیب ترا میم سے فائدہ اٹھانے والوں سے متعلق روپورٹ پرم کورٹ میں جمع کروادی گئی ہے۔ روپورٹ کے مطابق تمام بڑی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں میں ترا میم کا سب سے زیادہ فائدہ ساتھ زیر اعظم شہباز شریف کو ہوا۔ یہاں تک کہ پی ڈی ایم حکومت میں سینٹر و کاء۔ بھی اس سے مستفید ہوئے۔ قائدین میں میاں نواز شریف، ا؟ صف علی زرداری، مولانا فضل الرحمن، میر یم نواز، فریال تاپور، اسحاق ڈاڑھ، خوجہ محمد؟ صفح، خوجہ سعد رفیق، راتا شاء۔ اللہ، جاوید لطیف، خودم خسرہ بخاری، عامر محمود کیانی، اکرم درانی، سلیم مانڈوی والا، نور عالم خان، نواب اسلام ریسانی، ڈاکٹر عبدالمالک بلوج، نواب شاء۔ اللہ زبری، برصیں طاہر، نواب علی وسان، شریبل انعام میں، انوار الحق کائز، لیاقت جتوئی، امیر مقام، گورم کیٹی، جعفر خان مندو خیل، گورنر جی بی سید مدھی شاہ شامل ہیں۔

نیب نے شہباز شریف کے کیسر کی تفصیلات دیتے ہوئے پرم کورٹ کو؟ گاہ کیا کہ لال سوبھا ر نیشن پارک کے تریم 1400 کنال سرکاری اراضی کی غیر قانونی الاممتوں سے متعلق کیس بھی حالیہ تریم سے متاثر ہو گا کیونکہ اس معاشرے میں ملوث رقم 500 ملین روپے سے کم ہے۔ اسی طرح ساتھ وزیر اعظم اور دیگر کے خلاف اختیارات کے ناجائز استعمال سے متعلق ایک اور معاملہ بھی متاثر ہو گا،

ویسا بھر میں پاکستان شایدہ وحدت مک ہے، جہاں حکمران اور اشرا فیہ خوش حال و مال دار اور عوام انتہائی بدحال وغیرہ ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ بھی ہے کہ افسر شاہی، یعنی یور و کریمی نے قیام پاکستان سے ہی ایسی پالیسیاں اور طریقہ کار اختیار کیا، جس کے تحت سارے وسائل، مراغات اور دولت کا ارتکاز ان کی طرف ہونے لگا اور یہ سب کچھ عوام کی بھی نے اتنا ہی دور رہا، جتنا زمین سے آسان کافا صلہ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اس فارمولے کے تحت یہلکی میں اور یکسی عوام بھرتے رہے اور عیاشیاں حکمران اور یور و کریمی کرتی رہی۔ مالیاتی اداروں سے عوام پرنت نے بیکل کا نام پر کروڑوں، اربوں روپے کے قرض حکمران لیتے رہے اور اس کی ادائیگی کے لئے عوام پر نام پر لٹھانے والے بھاری بھر کم قرضوں کی روکم عوام کے بالائے ستم کر مالیاتی اداروں سے عوام کے نام پر لٹھانے والے بھاری بھر کم قرضوں کی روکم عوام کے جگہ اپنی عیاشیوں پر خرچ کی گئیں، مگر ان رقم کے عوض پاکستان کے بچے بچے کو قرض میں جکڑ دیا گیا۔

اب وقت آگیا ہے کہ عوام اس ظلم و جرکے خلاف اٹھ کھڑے ہوں، ورنہ بھر دلوں کی طرح زندگی بسر کرتے رہیں یا پھر ساری پریشانیوں سے نجات کا آسان حل ”خودکشی“ کرتے رہیں۔ خودکشی کا سیدھا سیدھا مطلب حرام موت مرنا ہے، جبکہ حرام موت کو گلے لگانے سے کہیں اچھا ہے کہ بندہ ظلم کے خلاف اٹھ کھڑا ہو۔ جن کے پاس ظلم کرو کنے کی طاقت اور اختیار ہے، وہ ظلم کے آگے روک لگانے کے لئے تیار نہیں ہیں، جیسے ناخبیر یا کی فوج نے حکومت پر قبضہ کر کے چور اور ڈاکوسیاست داونوں کو لائن میں کھڑا کر دیا اور ناخبیر یا کوے زیر خزانہ سے کہا کہ 48 گھنٹے کے اندر ملک کی لوٹی ہوئی دولت کا لالو، ورنہ تمہیں فارٹر گک اسکوڈا کے آگے کھڑا کر دیا جائے گا۔ چنانچہ ساری لوٹی ہوئی دولت حرام خور دیزیوں اور سیاست داونوں کے پیشیوں سے باہر آگئی۔ میکی فارمولہ پاکستان میں بھی آزمائے کی اشدار فوری ضرورت ہے، اس کے بغیر اس ملک کے مسائل حل ہونے والے نہیں ہیں۔

یہ ظلم نہیں تو اور کیا ہے کہ ایک روپورٹ کے مطابق آتا سیم میں 18 ارب روپے، موڑوے میں 32 ارب روپے اور سیالا بمتاثرین کی امداد میں 48 ارب روپے کی کرپشن میں نیب شہباز شریف سے تحقیقات کرے گا۔ انتہائی افسوس ناک اور شرم ناک بات ہے کہ سبقاً پی ڈی ایم حکمرانوں نے ڈوبتے ہو؟ ملک کو بھی نہیں چھوڑا۔ نیب تحقیقات تو کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، مگر ہو گا کی میکی کے ہمہ شہباز کو جیچھے کر کے نواز شریف اور ان کی لاؤٹی بینی مریم نواز کو جگہ دی جائے گی۔ اٹھیٹھونٹ وہی کرے گی، جس کے لئے پی ڈی ایم سے گلے جوڑ کیا گیا تھا۔ ایک لمبے عرصے بعد جب عوام بھیجن گے کہ اٹھیٹھونٹ نے پی ڈی ایم کا اور کچھ لوگوں کا احتساب کر لیا تو پھر عوام عمران خان کو بھول چکے ہوں گے اور نواز شریف اور زرداری نے نفرے سے آجائیں گے کہ ہم دونوں جماعتوں نے اپنے ہی کرپشن لوگوں کو پکڑا کر سزا دوائی ہے، لہذا ہم نے سیاست کے بجائے ریاست بچائی اور اب نہیں دو دو۔ اس وقت تک یا عمران خان قید میں ہی ہو گا یا پھر اور مددگار ہو گا یا عین مکن ہے کہ جان سے مار دیا جائے اور ظاہر یہی کیا جائے کہ جن میں طبعی موت مر ہے اور اکٹھمیٹے یا کیگرا میٹنیش روپورٹ میں لکھنے گا، اچاک ہارث ایک۔ اور یوں اگلے کٹی برس تک وہی مافیا اس ملک پر راج کرے گا، جو اب تک اسے نوچتا کھوئا تھا آیا ہے۔ باہوٹ قذار کیا یہ دعوی ہے کہ اٹھیٹھونٹ نے اصل میں شہباز شریف کو یہ پیغام دیا ہے کہ خیردار اگر ایکش کروانے کی رٹ لگائی یا آری والوں کے خلاف پہلے کی طرح بولو گے تو ہم تھبیں نئے کرپشن کیس میں رکھ دیں گے۔ اطلاعات کے مطابق احراق ڈاکر کرپشن کیس سے بچنے کے لئے ہی ملک سے فرار ہوئے ہیں اور شہباز شریف بھی اپنی اور یوں کی پیماری کے بہانے نہدن بھاگ گئے ہیں۔ کہنے والے جب ہی تو کہہ رہے ہیں کہ یہ نوچ حکومت کرنے کے لئے پاکستان آیا تھا، چنانچہ حکومت کی مدت پوری ہوتے ہی اپنے ”طلن“ واپس لوٹ گیا۔

کیونکہ اس میں ایکینٹڈل میں بھی ملوث قم 500 میلیون روپے سے کم ہے۔ تیرا 2014 سے 2018 تک وزیر اعظم کے طبقے کے غیر قانونی استعمال کے حوالے سے شہزاد شریف اور دیگر کے خلاف انکوازی بھی متاثر ہوگی۔ ان تفصیلات پر جیف جشن نے تبصرہ کرتے ہوئے کہ حقیقت یہ ہے کہ

نیب تراجمم کے ذریعے جرائم کو ثابت کرنا تباہی مسئلہ بنادیا گیا ہے۔

حکومتی و سیاسی شخصیات نے جس بڑے جنگی اور بھیجی سے ملک کو لوٹا، نیب قانون میں باہمی گھٹ جوڑ سے تراجمم کر کے ان سب لوگوں نے اپنے آپ کو ڈرامی ٹکنی کر لایا۔ تراجمم سے حکومتی و سیاسی شخصیات کو بے پناہ فائدہ پہنچا، مگر ملک و قوم کا بھاری اقصان ہوا۔ تراجمم کے بعد سابق وزیر خزانہ اسحق ڈار کے خلاف نیشلا نیشن ایکٹ 1974 کی خلاف بڑی کرتے ہوئے TBL کے سی اور ایک غیر قانونی تقریبی متعلق تحقیقات متاثر ہوں گی۔ سابق وفاقی وزیر یوپے کے خلاف بھی انکوازی بند ہو گی۔

پیٹی ای کے جرمائی شوکت علی یوسف زی کے خلاف بطور وزیر اطلاعات خبر پختنہ موامی اختیارات کے مبنی غلط استعمال کی انکوازی بھی متاثر ہو گی، یوکلک اس ایکینٹڈل میں بھی ملوث قم 500 میلیون روپے سے کم ہے۔ سابق ورقہ عامر کیانی کے غلط ادوبات کی قیتوں کے تین کی پالیسی بناتے ہوئے

اختیارات کے ناجائز استعمال، اپنے ایمانی اور غیر قانونی طریقوں سے مالی فائدہ حاصل کرنے کے حوالے سے انکوازی بھی متاثر ہو گی۔ پیٹی ای کے سابق وفاقی وزیر خسر و بختیار، محمد ہاشم، جو اس بخت اور خاندان کے دیگر افراد کے خلاف اتنا جمع کرنے کی انکوازی متاثر ہو گی۔ پہلے پارٹی کے شریک چیزیں؟ صفت علی زرداری اور ان کی ہمن فریال تاپور کے خلاف؟ مدن سے زائد امثالوں کی انکوازی قومی احتساب ایکٹ 2022 کے نیشن(4) کے تحت متاثر ہو گی۔ مولانا فضل الرحمن

کے خلاف انکوازی کو بند کر دیا جائے گا، کیونکہ کیس میں ملزم کے نام پر جائیداد برائے نام ہے اور نئے ترمیمی ایکٹ کی روشنی میں بے نامی جائیدادوں کو جزو نا بہت مشکل ہے۔ سابق وزیر دفاع خواجہ اصف کے خلاف کیٹھ ہاو؟ سنگ سوائی کی منظوری اور پرائیویٹ افراد کی زمینیں حاصل کرنے اور لوگوں کو دھوکہ دینے کے اذام پر انکوازی متاثر ہو گی۔

نیب تراجمم آخر کیوں کی گئی؟ اس میں ملک و قوم کا کیا فائدہ ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ تراجمم کا مقصد کی گئی بدعونہ نبیوں اور لوٹ مار کے جرم میں ملنے والی جوزہ مزاء اپنے آپ کو بخاناتے ہے۔ اس میں سب کرپٹ سیاست دان شامل ہیں۔ کیوں کہ تراجمم سے نواز شریف اور مریم نواز سمیت شریف خاندان کی ملکیت چوہدری شوگر ملز کے خلاف بھی انکوازی متاثر ہو گی۔ سابق وزیر داخلہ رانا شاہ اللہ کے خلاف اور مدن سے زائد امثالوں، بے نامی اداووں کے نام پر 95 میلیون روپے کے غیر قانونی امثالوں اور 100 میلیون روپے کے غیر قانونی منافع کی انکوازی متاثر ہو گی۔

نیب قانون میں حالیہ تراجمم کے پیش نظر نواز شریف کے خلاف کل 6 مقدمات متاثر ہوں گے۔ زنان پر نسی انتہی میں اف پاکستان کے چیزیں میں سید عادل گیلانی کے خلاف بھی انکوازی متاثر ہو گی۔

افغانیوں کو اپس بھیجا جائے

وجودہ مہنگائی کی سب سے بڑی اور بیانی دی وجہ نگران حکومت کو پیش کی گئی ایک جمیں کن رپورٹ میں سامنے آئی ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق پاکستان میں زیرگوش تمام کرنی کا ایک تباہی افغانیوں کے پاس ہے، جو تقریباً 3 ہزار ارب روپے بنتے ہیں۔ وہ جب چاہیں، بڑی تعداد میں اس پر ڈال رز خرید کر پاکستان میں کرنی کی ویبوگردیتی ہیں۔

صرف میں نہیں، بلکہ اسکنگ کر کے بھی پاکستان سے ڈالر مسلسل افغانستان منتقل کر رہے ہیں، جس سے افغانستان کی میکھم ہو رہی ہے۔ گویا پاکستانی معاشی لحاظ سے مرتبہ بھی افغانیوں کو اپنا خون پارا رہے ہیں۔

ایک کروڑ سے زائد افغانیوں کو پاکستان میں کینسر کی طرح پھیلانے میں اہم ترین کردار نادرانے ادا کیا ہے، جس نے تقریباً ہر افغانی کو پاکستان کا آئی ڈی کارڈ بنا کر دیا ہوا ہے۔

سب سے پہلے افغانیوں کے نادا کارڈ بلک کے جانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ سب بڑا کیوں ایشونی بھی ہے۔ شاہزاد بھی ایک حاضر سروں جزو کی خدمات لی جائیں گی۔ اس کے بعد افغانیوں کی واپسی پر کام شروع ہو گا۔ اگر اس پر کام شروع ہو گیا تو پاکستان سے بہت بڑا بوجہ ہت جائے گا!

دنیا بھر میں پناہ گزینوں کو کمپیوں میں رکھا جاتا ہے۔ انہیں مخصوص تعداد اور مخصوص شرائط کے ساتھ ایک علاقے تک محدود کر دیا جاتا ہے۔ لیکن پاکستان وہ واحد ملک ہے، جہاں 60 لاکھ افغان پناہ گزینوں کو پورے ملک میں کہیں پر بھی بلا روک ٹوک (جائز و ناجائز، ہر طرح کا) کار بار کرنے کی اجازت دی گئی اور اس میں وقت ماہ و سال کی قیدیں، کسی تجدیدی کی ضرورت نہیں تھی۔ گزشتہ 40، 50، 60، 70 سے افغانیوں نے اس ملک کے وسائل بڑی بے دردی سے لوٹے اور پاکستان سے نفرت بھی بجدو یتھسا کی۔

پاکستان کے 80 فیصد مسائل ان افغان پناہ گزینوں کے پیدا کر دے ہیں۔ آج دہشت گردی، پیٹی کے گراوٹ اور میعت کی تباہی کی بڑی وجہ یہ افغانی ہے۔

اگست 2021 میں جب طالبان نے دہبائیوں بعد کابل پر دوبارہ قبضہ کیا تو امریکہ اور یوپے نے افغان مرکزی بینک کے 9 ملین ڈالر سے زیادہ کے خاتم اس خوف سے بخمد کر دیے کہ یہ فذر عکریت پسند گروپ دہشت گردی کے لئے استعمال کرے گا۔ افغانستان کو روزانہ بیانیار پر تقریباً 10 سے 15 ملین ڈالر کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کی اس ضرورت میں سے اس نصف پاکستان سے افغانی منی لاغر پوری کرتے ہیں۔

افغانی کوئلہ اور دوسرا اشیاء۔ افغانی کرنی میں خریدتے ہیں اور کچھ منافع رکھ کر پاکستانی کرنی میں فروخت کرتے ہیں، بعد ازاں وہ روپے کو امریکی ڈالر میں تبدیل کر کے روایتی طریقے سے افغانستان ترسیل کرتے ہیں۔ کیونکہ طالبان پاکستانی کرنی ملک میں واپس لانے کی اجازت نہیں دیتے۔ پاکستان سے اس غیر قانونی بہاؤ سے غیر ملکی خاتمی کی اور روپے پر دباؤ میں اضافہ ہوا، ملکی کرنی ریکارڈ تکمیل تین سطح گردی ہے اور میعت تباہی کے دہانے پر ہے۔

چونکہ افغانستان کا تمام تاریخ و مدار پاکستان پر ہے اس لئے افغانستان مختلف حریبوں سے پاکستان کو عدم استحکام کا شکار کرتا ہے تاکہ پاکستان اسکے بھی جان نہ چھڑا پائے۔

افغانستان میں اس وقت کا اعدام ٹیٹی پی، داعش خراسان بی ایل اے اور دیگر اپنے گروپ اپنی پوری طاقت سے موجود ہیں۔ افغان حکومت ان گروپوں کی اپنی سرزی میں پر موجودگی کو پڑوئی ملکوں کے خلاف بیک میلک کے تھیارے کے طور پر استعمال کر رہی ہے۔ یہ گروپ پڑوئی ملکوں سے افغانستان کے لئے فوری ضرورت کی اشیا کی اسمگنگ میں معاونت کرتے ہیں، اس کے پدالے میں افغان حکومت انہیں اپنی حدود میں قیام کرنے پر اولادا باز پرس سے گزین کرتی ہے، تائیا ہرات، کابل اور قدھار میں غیر ملکی اسلحہ کی منڈیوں سے انہیں جدید اسلحہ خریدنے کی سہولت بھی فراہم کرتی ہے۔ واضح رہے کہ یہ منڈیاں امریکے اور نیٹھیوں ملک کی جانب سے چھوڑے گئے جدید اسلوئے پر مشتمل ہیں

اور یہ اسلحہ اور افغانستان کی محظوظ پناہ گاہ پاکستان کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ پاکستان کو اور ڈندری طور پر بھی افغانیوں کی جانب سے بے پناہ سماجی مسائل کا سامنا ہے، مثیالت فروشی، جسم فروشی کا مکرو و حندا، انسانی اسلامگنگ ہو یا گاڑیوں کی اسلامگنگ انواع، برائے تاوان، منی لانڈرگ، تقریباً ہر جگہ یہ افغانی ہی ملوث پائے جاتے ہیں۔ ایک طرف یہ لوگ مختلف جرائم میں ملوث ہیں تو دوسرا مختلف شہروں کے پورے افراسٹرکچر پر قابض ہیں۔ ہزاروں افغانیوں نے مختلف طریقوں سے پاکستانی شاخچی کاڑھ حاصل کر کے پاکستان میں پلازے، مارکیٹ، دکانیں خرید ہیں۔ آج کچرے سے لے کر ایکٹر بکس ہتھ ہر کار و بار پر خان جی کا بوڑھے ہے، جبکہ پاکستانی ان کے ہاں چند ہزار پر ملازم ہے۔ پاکستان کو اب افغان مہاجرین کی وطن واپسی کے بارے میں واضح پالیسی اپنے ہو جائیں۔



بھلی کی قیمت میں انتہائی اضافے کے بعد عوام کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے

کرنے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے۔

دوسری طرف راوپنڈی میں بھلی کے اضافی بلوں کے خلاف مری رود پر مظاہرہ کیا گیا۔ شہریوں نے کمپنی چوک پر آئیکو کے خلاف فریے بازی کی۔ شہریوں نے مری رود کو بند کر کے حاجج کیا۔

گوجرانوالہ میں اور بیکنگ اور بھلی کی قیتوں میں اضافی سیکسٹر کے خلاف شہریوں نے کمپکاؤنٹس کے باہر احتجاج کیا۔ مظاہرین نے کمپکاؤنٹس کے گیٹ کا گھیرا دیا کیا۔ شرکا نے حکومت اور گپکو کے خلاف نفرے لگائے اور بھلی کے بل جلائے۔

ادھر اُنک میں بھلی کے بلوں کے خلاف شہریوں نے احتجاج کرتے ہوئے ریلوے پل سے مرکزی شاہراہ بلاک کر دی جس کے باعث پنجاب اور خیبر پختونخوا جانے والے تمام راستے بند ہو گئے۔

رجیم یار خان میں بھلی کے بلوں کی خلاف لوگ سیاہ پر جمپ تھا میں سڑکوں پر آئے، شہریوں نے مپکو دفتر کے باہر مظاہرہ کیا۔

پاکستان میں شہریوں نے واپس اکٹے سیکسٹر کے خلاف پاکستان میں شہریوں کو آگ لگا کر احتجاج کیا اور اس پیشمنی روڈ پر نازروں کو آگ لگا کر احتجاج کیا اور اس دوران میں بھلی نذر آتش کر دیا۔

تصور میں مہنگائی سے نجٹ اور بھلی کے ستائے عوام سڑکوں پر آئے، شہریوں نے مپکو چوک میں بھلی کے بل جلائے۔ مظاہرین نے کمپنی گھنٹے رود بلاک

کے ایکٹر کے وائٹ کار مافیا سے ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ حکومت کو سوچنا چاہیے کہ وہ اگر کے ای کو تخفیف دے گی تو لوگ ان کے خالم کے کمپنی چوک پر آئیکو کے خلاف فریے بازی کی۔

کراچی کے تاجروں کی جانب سے ٹبر مارکٹ

چیزیں آں کرایجی تاجر تھا میں احتجاج کیا گیا، لوگوں نے بھلی کے بل جلا دیئے۔ چیزیں میں آں کرایجی تاجر تھا میں میرے کہا ہے کہ تاجر میں اگر کوشاں کی تھیں لیں، اگر ایک بھی تاجر گرفتار ہوا تو ہم جیلیں بھردیں گے۔

کراچی کے تاجروں کی جانب سے ٹبر مارکٹ ان کا مزید کہنا تھا کہ حکومت یاد رکھ کے جب تاجر شروع ہو گیا۔ مظاہرے کراچی، حیدر آباد، نواب شاہ، راوپنڈی، لاہور، ملتان، تونسہ شریف، اُنک، رجیم یار خان، گوجرانوالہ، پاکستان، کوئٹہ، پشاور اور آزاد کشمیر میں کیے گئے۔

حکومت سے بھلی کے بلوں میں شامل اضافی بیکس اور بھلی کی مسلسل بڑھتی ہوئی قیمت کو کم کرنے کا مطالبہ لیے ہے مخفف شہروں میں سڑکوں پر نکلے۔

کراچی میں بھلی کے بلوں میں اضافے اور مہنگائی کے خلاف تاجر برادری اور جماعت اسلامی نے مشترک احتجاج کیا۔

امیر جماعت اسلامی کراچی حافظ نعیم اور تاجر رہنماء مظاہرے میں شریک

مظاہرے سے خطاب کرتے ہوئے تاجر رہنماءوں کا کہنا تھا کہ تاجر برادری کے ایکٹر کی اور بیک کو مسترد کرتی ہے۔

برنس میونٹی کا مزید کہنا تھا کہ لوگ فاقہ کر رہے ہیں جس کے ایکٹر ہزاروں اور لاکھوں

روپے کے بل آرہے ہیں کاروبار کیسے کریں۔

امیر جماعت اسلامی کراچی حافظ نعیم الرحمن نے کاروبار بند ہونے پر ٹبر مارکٹ کے مزدور پر بیان

بیٹھے ہیں۔

چھوڑا تو حالات مزید بڑھ سکتے ہیں۔ ہماری لڑائی

بھلی کی قیمتیں کم ہیں یا مہنگائی بہت کم ہے۔ ذرائعوام میں آئیے، دودن کسی عام شخص کے گھر میں گزاریے، بہاں و کھکھل کر وہ کتنی بھلی استعمال کر رہے ہیں اور بل کتنے آرہے ہیں۔

یہ زردا را عوام میں آ کر دیکھیں تو انہیں معلوم ہو کہ مہنگائی کتنی زیادہ ہے اور بل کس قدر آرہے ہیں۔ یہ تو بہت زیادہ غلط فہمی میں بنتا ہو چک ہیں جنہیں اس بات کا ادراک ہی نہیں کہ ملک میں مہنگائی کتنی زیادہ ہے؟ عوام کس قدر پر بیان ہیں اور بل کتنے زیادہ آرہے ہیں اور ہر چیز کی قیمتیں کہاں تھنچی بھلی ہیں۔

جب انہیں اس بات کا علم ہوگا تو وہ اسے کثروں کرنے کی کوشش کریں گے، جب وہ تسلیم کریں گے کہ مہنگائی ہو چکی ہے تو وہ اسے کم کرنے کی کوشش کریں گے۔ اگر وہ اس بات کو مانیں گے ہی نہیں تو پھر وہ کثروں کیا کریں گے؟

اب یہ عوام کا کام ہے کہ ان سے منوائیں کہ واقعی مہنگائی ہو چکی ہے، واقعی بل بہت زیادہ آرہے ہیں۔ یہ عوام پر ہے کہ وہ

کیسے منوائت ہیں۔ اس کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ پر امن اور پر زور احتجاج کیا جائے تاکہ حکومت کی آنکھیں کھلیں اور وہ عوام کو ریلیف دینے پر مجبور ہو جائے۔ اگر عوام اپنے حق کیلئے نہیں لکھیں گے تو اسی طرح پستہ رہیں گے۔ اس میں بھی اسے کمینے کریں گے اور اگلے میں اس سے کہیں زیادہ آئیں گے اور اس کیلئے شرڈاؤن ہر تال کی زیادہ مہنگائی برداشت چکی ہو گی۔ اس لیے اب عوام کو اپنے حق کیلئے نکلنے چاہیے۔ اگر اب بھی خاموش رہیں گے تو پھر خود کشیوں یا ملک سے بھاگ نکلنے کے سوا ان کے پاس کوئی چارہ نہیں رہے گا۔

مظاہرین کا کہنا تھا کہ جب تک بھلی کے بڑی میں اضافہ کنمیں کیا جاتا تب تک احتجاج کا سلسہ جاری رہے گا جب کہ 5 تمہر کو بھر پر عوامی قوت

بھلی بل اور نگران حکومت کی بیان بازیاں

احجاج اور بلوں کو جلانے سے بھلی کی قیمتیں کم نہیں ہوں گی۔ مطلب یہ کہ وہ عوام سے مخاطب ہو رہے ہیں جو پہلے ہی زائد بل ادا کر رہے ہیں۔ ان سے یہ خاطر میں نہیں لانا چاہ رہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ عوام جتنا چاہے کہاں تک یا کیا یہ حکم صرف عوام کیلئے ہے یا نہیں ہو گا۔ ابھی تک شاید انہوں نے عوامی احتجاج دیکھا نہیں۔ اگر عوام بھر پور طریقے سے ان طبقات کیلئے بھی جو واقعی مفت بھلی استعمال کر رہے ہیں، جن میں کچھ اداروں کے لوگ بھائیوں کی ایسا ہیں۔ اس کا اعلان کیا کریں۔ انہوں نے

بھلی کی قیمتیں کم کر رہا ہے۔ وہ عوام سے مخاطب ہو رہے ہیں جو پہلے ہی زائد بل ادا کر رہے ہیں۔ ان سے یہ پوچھا جائے کہ مفت بھلی استعمال کون نہیں ہو گی۔ ابھی تک شاید انہوں نے عوامی احتجاج کو خاطر میں نہیں لانا چاہ رہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ عوام جتنا چاہے کہاں تک یا کیا یہ حکم صرف عوام کیلئے ہے یا نہیں ہو گا۔ ابھی تک شاید انہوں نے عوامی احتجاج دیکھا نہیں۔ اگر عوام بھر پور طریقے سے ان طبقات کیلئے بھی جو واقعی مفت بھلی استعمال کر رہے ہیں، جن میں کچھ اداروں کے لوگ بھائیوں کی ایسا ہیں۔ اس کا اعلان کیا کریں۔ انہوں نے

نگران حکومت نے ایسے وقت میں ملک کا اقتدار سنبھالا جب ملک کے حالات انتہائی خراب ہیں۔ مہنگائی عروج پر اور اشیاء ضروری کی قیمتیں روز بروز بڑھ رہی ہیں۔ پھر وہ اور بھلی کی قیمتیں میں بھی اضافہ ہو رہا ہے، یعنی سرمذہ ذات ہی اولے پڑتے۔

نگران حکومت کے ساتھ کچھ ایسا ہی ہوا مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ نگران حکومت نے کسی بات کی ذمہ داری اپنے سر لینے یا کسی مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کرنے یا عوام کی دادی کے بجائے گزشتہ حکومتوں کی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے

فقط باتوں سے کام چلانا شروع کر دیا ہے اور عوام کو تسلی دینے کے بجائے انہیں دھمکائے پڑاتا آتی ہے۔

وزیر خزانہ نے بھلی کے بلوں پر عوام کو ریلیف دینے کے بجائے کہا کہ یہ بل تو ہمارے دور کے نہیں، یہ گزشتہ حکومت کے دور کے ہیں۔ مطلب یہ کہ ہم اس پر ریلیف نہیں دیں گے کیونکہ یہ گزشتہ حکومت کے دور کے بل ہیں، اگر ہمارے دور کے بل ہوتے تو ہم ریلیف دیتے۔ ان سے یہ کہنا

چاہیے کہ آپ ایسا کریں اگر آپ گزشتہ حکومت کے بلوں پر ریلیف نہیں دے سکتے تو آپ ان بلوں کا مطالبہ بھی مت سیکھیں۔ جنہوں نے بل نہیں جمع کرائے وہ جانیں اور گزشتہ حکومت جانے، کیونکہ ان کے دور کے بل ہیں آپ کے دور کے نہیں ہیں۔ آپ نہ ریلیف دیں اور نہ ہی ان کا مطالبہ کریں۔ اگر وہ دوبارہ اقتدار میں آگئے تو عوام انہیں بل جمع کروادیں گے آپ اس طرف سے بالکل بے قکر ہیں۔

نگران وزیر اطلاعات کا کہنا ہے کہ عوام کو پورے پورے بل ادا کرنے پڑیں گے اور ان کے کر کے شدید نفرے بازی بھی کی۔

پشاور میں شہری احتجاج کر رہے ہیں آزاد کشمیر میں بھی تا جرہنگی بھلی کے خلاف مڑکوں پر حکومت کے خلاف نفرے لگائے۔



شیئر کیا، جس پر بھی مختلف نعمت کے کمٹس آئے۔ مگر حقیقت ہے کہ بھل کے مہماں ہونے کے ساتھ ساتھ بھل کے ماضی میں رہ جانے والے واجبات کی وصولی نہیں اور حکومت کی منظوری سے آنے والے نہیں میں بھل کے بلوں میں اضافے کی سب سے بڑی میں کبھی کبھی مھک خیر صورتحال پیدا ہو جاتی ہے۔

ہمارے دوست رضوان بھٹی چند یعنی قتل اپنے نئے

ہو جاتی ہے، جبکہ 10 فیصد صارفین بھل کے بل ادا نہیں کرتے، جس سے حکومت کو خسارہ ہوتا ہے اور بھل کے ریت بڑھانے پڑتے ہیں۔

اتخاد کے رہنمائی میں بھل کے سر بر ای میں ایک گروہ نے ایکٹر کی فیڈیو پر حملہ کیا اور انہیں تشدید کے بعد غفال بنایا۔ ایسا ہی ایک واقعہ سو شل میڈیا پر ملتان سے بھی سامنے آ رہا ہے، جہاں ملتان ایکٹر پاور سمنی کے عملے کو تندید کا نشانہ بنا یا گیا۔ اس کے علاوہ ملک بھر میں عوامی سٹرپر احتجاج جاری ہے اور لوگ بلوں کی ادائیگی روکنے اور بل جلا کر کیونکہ بھل کی پیداوار کیلئے زیادہ تر ایندھن درآمد کیا

کے ساتھ آزاد کشمیر بھر کے ہر چوک پورا ہے پر مدد اے احتجاج بلند کریں گے۔ شہریوں نے احتجاج میں پلے کارڈ اخخار کے تھے جس پر واپس اور بھل کے بلوں کے خلاف نعرے درج تھے۔ بھل کے اضافی بلوں کے خلاف مظاہروں میں خواتین بھی گھروں سے نکلیں اور حکومت کی خلاف نعرے بازی کرتے ہوئے بھل سنتی کرنے کا مطالبہ کیا۔ خواتین مظاہروں نے بھل کے اضافی بلوں کے خلاف احتجاج کر رہی ہیں کراچی، حیدر آباد، نواب شاہ، راولپنڈی، لاہور، ملتان، تونس شریف، امک، ریشم یار خان، گوجرانوالہ، پاکستان، کوئٹہ اور پشاور سمیت مختلف شہروں میں ہونے والے مظاہروں کے شرکا کا کہنا تھا بھل کے بل دیکھ ہمارے ہوش اڑ گئے ہیں، مہنگائی، غربت اور بے روزگاری کے دور میں عوام کا جینا حال کر دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ بھل کے بلوں میں بے جا اضافہ اور مسکن کی بھرمار ہے، ان بلز نے مزدور اور سفید پوش طبقہ کو فاقہ کشی پر مجبور کر دیا ہے۔

پوسٹ لگتا ہے کہ دن بہ دن بڑھتی بھگائی اور تو انہی کی قیتوں کی وجہ سے عوام کے صبر کا پیانہ بریز ہونے کے بعد چھکلنے لگا ہے۔ اور اب عوام احتجاج کے بعد تشدید کا راستہ اختیار کرنے لگے ہیں۔ بھل کے بلوں جاتا ہے۔ اس کے علاوہ آئی پی پیز سے معابدے گھر میں آنے والے میں بھل کے صرف دو یونٹ استعمال ہوئے تھے۔ جس پر انہیں زیادہ سے زیادہ 32 روپے کی ادائیگی کرنا تھی مگر ان کا بل 3747 روپے کے موصول ہوا، یعنی 1873 روپے کا ایک یونٹ پڑا۔ بل کے عتب میں وی گئی تفصیل سے پیچہ چلا ہے کہ انہیں ستمبر 2022 میں استعمال کردہ 3210 یونٹ بھل پر سہ ماہی ایڈیمیٹ میں 326 روپے کی ادائیگی کرنا پڑی، اس کے علاوہ جون 2023 کے ایف سی کی مد میں 2.31 روپے اور 2022 میں جون جولائی کے ایف سی اے کی مد میں 832 روپے کی ادائیگی کرنا پڑی، اسی طرح سیز لیکس کی میں 223.71 روپے اور اسی وی لائسنس کی مد میں 35 روپے کی ادائیگی کرنا ہے۔ اس طرح رضوان بھٹی کا دو یونٹ کا بل 1510 ہو گیا ہے۔ اسی طرح اس بل میں جولائی میں کیے گئے اضافے کا بل بھی شامل کیا گیا جو کہ 2246.27 روپے تھا۔ اس طرح دو یونٹ استعمال پر بل 3872 روپے ہو گیا۔

بھل کی شرکا کے ہاتھوں بند ہے ہوئے ہیں اور وہ عوام کو کسی طور بھی ریلیف دینے کے قابل نہیں۔ میں ڈالریٹ شاہیں ہیں۔ روپے کی قدر کے علاوہ پالیسی ریٹ میں اضافہ بھی اہم ہے۔ جس کی وجہ سے کمپنیوں کے لیے گئے قرض پر سود کی ادائیگی 22 فیصد سے بڑھ گئی ہے۔ ان دونوں وجہ کی بیان پر ملک میں افراط زر یا مہنگائی ہو رہی ہے، جس کی وجہ سے بھل کی لگت میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھل کی وجہ سے اس وقت کوئی مالیاتی تکمیل موجود نہیں کہ عوام کو رعایت یا سہیڈی فراہم کر سکے۔ اس لیے حکومت نے بھل آئی ایم ایف کی شرکا کے تحت بھل کی قیتوں پر

حوالے سے سابق وزیر خزانہ مفتاح اسماعیل کہتے ہیں کہ ملک میں پیدا ہونے والی تقریباً 30 فیصد بھل کے یونٹ میں بھل کے ساتھ مفتاح اسماعیل کہتے ہیں اس کی اصل لگت پر فروخت کرنا ہے۔ اس دی جانے والی سہیڈی میں کمی کی ہے۔ اس قدر مہنگی نہیں ہوئی کہ صرف دو یونٹ بھل کے استعمال پر بل 3872 روپے موصول ہو۔ یہ بل ہمارے دوست محمد رضوان بھٹی نے سو شل میڈیا پر

ہے کہ لوگوں نے بھل کے نعلے عملے کو تشدید کا نشانہ بنانا شروع کر دیا ہے۔ تشدید کا ایسا ہی ایک واقعہ جمعرات کو کراچی کی نمبر سک بھل ٹرائی میشن ڈسٹری یونشن میں ضائع یا جو رو

گئی ہے کہ بھل کے نعلے کو تشدید کا نشانہ بنانا شروع کر دیا ہے۔ تشدید کا ایسا ہی ایک واقعہ جمعرات کو کراچی کی نمبر سک بھل ٹرائی میشن ڈسٹری یونشن میں ضائع یا جو رو

اس کے علاوہ 18 فیصد بیکٹس،؟ صحتی صارفین جن کا بل 20 ہزار روپے سے اوپر ہو، 10 سے 12 فیصد اکٹم بیکٹس وصول کیا جاتا ہے۔ جبکہ گھر بلو 7.5 فیصد اکٹم بیکٹس وصول کیا جاتا ہے۔ اُنہیں فیس 35 روپے اور 60 روپے وصول کی جاتی ہے۔ عوام پر یکشث ڈالے گئے اس بوجھ کی وجہ سے اب عوام کی بل ادا کرنے کی صلاحیت ختم ہوتی جا رہی ہے۔ اور اسی وجہ سے ملک بھر میں احتجاج کے ساتھ چد ایک مقامات پر بیکٹ کے بلوں سے ستائے عوام میں تشدید ہی دیکھنے میں آیا ہے۔

تشدید کی طور بھی حیاتی نہیں کی جاسکتی، مگر کیا نگران حکومت بیکٹ کے بلوں پر عوام کو کوئی ریلیف دے پائے گی؟ مگر اس کا جواب فتحی میں لگتا ہے۔ کامیابی نے اپنے اجلاس میں بیکٹ کے بلوں میں کی کے حوالے سے جو بھی بات چیت کی، اس کا لب لبایا یہ ہے کہ اس طرح کی جائے کہ اس سے قومی خزانے پر بوجھ نہ پڑے، یعنی کوئی سمسڑی دے نہیں سکتے۔ موجودہ حکومت کو اس حوالے سے آئی ایم ایف



وصول کرنے کے بجائے واپس کی۔

ای طرح سماںی ایڈ جمنٹ بیکٹ کی بھی ادا بیکٹ کرنا ہوتی ہے۔ نپرواقوینیں کے مطابق اگر بیکٹ کی بیداوار میں ایندھن کی لاگت میں ٹیرف میں ایندھن سے کم ہوتا ہے تو اپس کی جاتی ہے۔ اور پورے پاکستان

صارفین کو میں ریٹ کے علاوہ فیول چارجز ایڈ جمنٹ اور سہ ماہی ٹیرف ایڈ جمنٹ بیکٹ کی قیمت خرید میں سے بیکٹ کی ترسیل اور تقسیم میں ہونے والے نقصانات پر مشتمل ہوتی ہے۔ اور پورے پاکستان میں ایندھن سے کم ہوتا ہے تو اپس کی جاتی ہے۔

2023 میں اضافے کا توٹس جاری کیا، جس میں 200 یونٹ تک بیکٹ استعمال کرنے والے 100 لاہن صارفین کے بیکٹ کے نزدیک بڑھائے جبکہ ایک سو سے 200 یونٹ استعمال کرنے والے عام صارف پر 4 روپے 23 پیسے سرچارج عائد کر دیا ہے۔ جس کے بعد ان کی 12 روپے 6 پیسے اور 200 یونٹ استعمال کرنے والوں کی فی یونٹ قیمت 14 روپے 38 پیسے ہو گئی ہے۔

وہ صارفین جو لاکاف لاہن صارف نہیں کہلاتے، انہیں بیکٹ کے میں ٹیرف میں اضافے کے ساتھ ساتھ سرچارج کا بھی سامنا ہے۔ ایک سو یونٹ بیکٹ استعمال کرنے والے کامیڈ 13.48 روپے تھا جس میں میں ٹیرف میں تین روپے اور سرچارج میں 4.22 روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ یوں انہیں ایک یونٹ 20.70 روپے میں پڑ رہا ہے، یعنی یونٹ 7.22 روپے کا اضافہ ہوا۔ اس طرح اگر 100 یونٹ بیکٹ استعمال کرتے ہیں تو آپ کا بل 1348 روپے آتا ہے وہ بڑھ کر اب 2070 روپے ہو گیا۔ یعنی بیکٹ کے حقیقی بل میں 722 روپے کا اضافہ ہو گیا ہے۔

اسی طرح اگر ایک متعدد طبقے کا گھر جہاں 400 یونٹ بیکٹ استعمال کی جاتی ہے، اس کے میں ٹیرف جو کہ 25.53 پیسے تھا، اس میں ٹیرف میں 6.5 روپے اور سرچارج میں 6.23 پیسے کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اس طرح فی یونٹ بل میں یکشث 12.73 روپے کا اضافہ کر دیا گیا۔ اور فی یونٹ بیکٹ کا بل 38.26 روپے ہو گیا۔ اسی طرح پیک آور ریٹ 48.12 روپے اور آف پیک ریٹ 41.8 روپے ہو گیا۔



سے مذاکرات کرنا ہوں گے اور عوام کو ریلیف دلوانے کیلئے رعایت بھی حاصل کرنا ہو گی۔ بصورت دیگر احتجاج نگران حکومت کیلئے ایکشن سے بڑا چلتی بن سکتے ہیں۔

اوہ اگر ایندھن کی لاگت میں ٹیرف میں ایندھن کی بیکٹ کے بلوں پر مختلف نوعیت کے بیکٹ بھی وصول کیے جاتے ہیں، جس میں رہائش اور صحتی صارفین سے مجموعی بیکٹ کے بل پر حکومت سنہ ایکٹری سیٹی ڈیوٹی وصول کرنی ہے۔ گھریلو صارفین کیلئے 1.5 فیصد ایکٹری سیٹی ڈیوٹی، تجارتی اور بلک صارفین سے 2 فیصد ایکٹری سیٹی ڈیوٹی وصول کی جاتی ہے۔

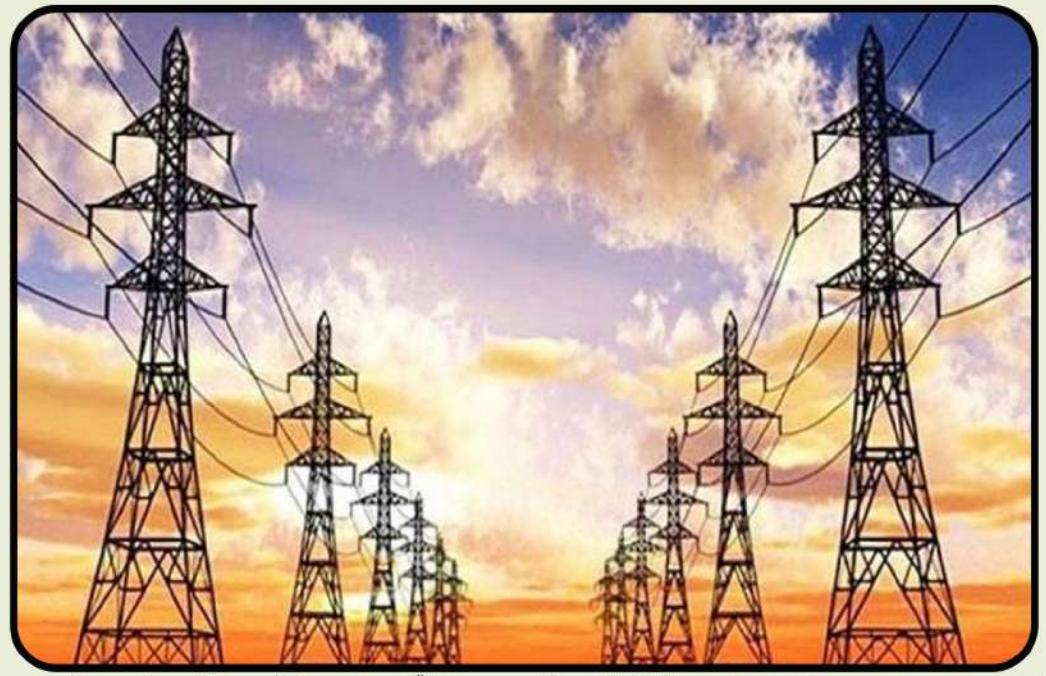
اوہ اگر ایندھن کی لاگت میں ٹیرف میں ایندھن کی کیے جاتے ہیں۔

بیکٹ کے بلوں پر مختلف نوعیت کے بیکٹ بھی وصول کیے جاتے ہیں، جس میں رہائش اور صحتی صارفین جاتا ہے۔ گزشتہ ایک سال میں کے ایکٹر کے سے مجموعی بیکٹ کے بل پر حکومت سنہ ایکٹری سیٹی ڈیوٹی وصول کرنی ہے۔ گھریلو صارفین کیلئے 1.5 فیصد ایکٹری سیٹی ڈیوٹی، تجارتی اور بلک صارفین سے 2 فیصد ایکٹری سیٹی ڈیوٹی وصول کی جاتی ہے۔

اپ کو کم از کم دو سال لے جانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ میری داشت کے مطابق پورے ملک میں موجودہ عوامی احتیاج اسی سلسلے کی کڑی ہے جس کے ذریعے پی ڈی ایم جماعتیں گمراہ سیٹ اپ پاٹھکوں اشیائیں کو خاموش بیگام دینا چاہتی ہیں جس کے اگر ان کے ساتھ باقاعدہ کیا یا گمراہ سیٹ اپ طویل کیا گیا تو اسے چلنے تیس دیا جائے گا۔ جبکہ گمراہ حکومت اور اشیائیں کو خاموش بیگام کو سمجھنے پڑے ہیں۔ جس کے بعد پہلے مرحلے میں پہلپارٹی رہنماؤں کے خلاف اعتراض کا عمل تجزی کرتے ہوئے کارروائیوں کا آغاز کر دیا گیا، جبکہ سندھ کی پیور و کریمی میں بھی اکھاڑ پچھاڑ کا سلسلہ شروع ہو گا۔

بس اتنی کی کہانی ہے اس احتجاجی سلسلے کی۔ اب دیکھتا یہ ہے کہ اس ساری صورتحال میں آگے کا سیاسی مظفر نامہ کیا ہوتا ہے۔

جبکہ تکمیل کے بھاری بلوں کی بات ہے تو عوام کو یہ بات سمجھنی چاہیے کہ آپ کتنا ہی احتیاج کر لیں گے کی قیمتیں کم ہونے والی نہیں۔ بھل کی قیمتیں آئیں ایم ایف پروگرام سے مشروط ہیں جو کہ احتیاج میں شامل پی ڈی ایم حکومت خود طے کر کے گئی ہے۔ لہذا کسی سازشی تھیوری کا حصہ نہیں۔ یاد



کیفیت میں مبتلا اور اچھے کا شکار ہے کہ آخراں کے ساتھ ہو کیا رہا ہے اور ایسیں سیاسی طور پر اگلی چال کون سی چلتی چاہیے۔ بھی وجہ ہے کہ جلد بازی میں یا گیا ہر فیصلہ ان کے اپنے گلے پر رہا ہے۔

لیکن یہاں ایک سوال یہ بھی بیدا ہوتا ہے کہ آخر سیاسی مظفر نامہ اس تیزی کے ساتھ تبدیل کون کر رہا ہے؟ خیر اس سوال کا جواب تلاشنا اتنا مشکل بھی نہیں۔ تھوڑی سی بھی سیاسی بصیرت رکھنے والا بخوبی سمجھتا ہے کہ اس سب کے پیچے وہی کردار ہیں جو صاف پہنچتے بھی نہیں اور سامنے آتے بھی نہیں۔

اس وقت سیاسی محاذ میں بداعتمادی کی ایسی فضا قائم ہے کہ پوری ریاست غیر تلقینی کی صورتحال سے دوچار ہے۔ بھی وجہ ہے کہ ایک جانب ملکی میثمت روز بروز دم توڑتی نظر آتی ہے تو دوسرا جانب جو کہ اشیائیں کو ایسا پروہنچی ہے۔ یورپن لے چکی ہے۔ اسی طرح ان لیگ سیست پی ڈی ایم کے بھاری بلوں سے شروع ہونے والا پر امن عوامی احتیاج پر تشدد فسادات میں کب تبدیل ہو جائے، کچھ کہاں نہیں جا سکتا۔ لیکن یہیں اس سے پہلے اس امر پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہے کہ مذکورہ احتیاج عوامی کے بھی یا نہیں؟ یا اس میں کوئی سازشی تھیوری تو شامل نہیں؟ اس بات کو سمجھنے سے پہلے موجودہ سیاسی مظفر نامے کو لھیک سے سمجھنا ہو گا۔ پی ڈی ایم حکومت کی رخصی سے پہلے اشیائیں کی موقع مل گیا۔ جو نہیں چاہتے کہ جمہوری جماعتیں نے ان کے ساتھ کئی عہد دیا ہے۔ بلکہ تھوڑا اور پیچھے جائیں جب اشیائیں کی رخصی میں کیے اپنے ناطق نصوص پر پورہ ڈال کیتے ہیں پی ڈی ایم سے

کہیں وہ بھی بیٹھی ہے کہ کہیں پہلپارٹی کی طرح رکھیے اس وقت ملک کسی بھی قسم کے انتشار کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

غیرہ عوام کے پاس بھل کے بھاری بلوں سمجھنے کا ایک ہی راستہ ہے وہ یہ کہ بھل کا استعمال کم سے کم کرتے ہوئے سو یونٹ تک لے آئیں۔ اس سے ایک فائدہ تو یہ ہو گا کہ بھل کی بچت ممکن ہو سکے گی جبکہ دوسرا فائدہ آپ کے بل پر اضافی میکسر نہیں لگائیں گے اور بل کم آئے گا۔

﴿﴾

اس کے ساتھ بھی ہاتھ نہ ہو جائے۔ دونوں کو ڈر ہے کہ اشیائیں گمراہ سیٹ اپ طویل کر کے تی سیاسی جماعت اشکام پاکستان پارٹی اور پروہنچنگ کروپ کو متحمل کریں کہیں اور چلے گئے جنہیں محل کریساں تھے پر کھینچنے کا موقع مل گیا۔ جو نہیں چاہتے کہ جمہوری جماعتیں اتنی مضبوط ہوں کہ اہم فیصلہ سازی میں خود مختار ہے جبکہ ان لیگ زیادہ سے زیادہ مارچ 2024 تک رک رکتی ہے۔ لیکن اشیائیں کو خاموش بیگام سیٹ لہذا پی ڈی ایم کے سیاسی ماضی میں کیے اپنے

غلط ناطق نصوص پر پورہ ڈال کیتے ہیں پی ڈی ایم سے



ہم سائنس و ٹیکنالوچی میں پچھے کیوں ہیں؟

بل گیئس جب کسی ملک کا دورہ کرتے ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کسی ملک کا وزیرِ اعظم یا صدر آگیا ہو

پولیو اور کورونا کے سینز کا دورہ کروایا گر ٹکنالوچی میں ان سے مدد لینے کی کوئی بات نہیں کی، حالانکہ ان کا اصل شعبہ صحت نہیں بلکہ ٹکنالوچی ہے۔ ملکیں سے اس شعبے میں مدد لینی چاہیے تھی کہ بڑے بڑے تجارتی کے پاس بھی آن لائن قم کی اداگی کی سہولت نہیں ہے۔ کتنی بار بڑی بڑی ہمارے ہاں نوجوانوں کو آن لائن کام کرنے میں دکانوں پر جائیں ان سے آن لائن ہمہ کے بارے میں پوچھیں تو کہتے ہیں، ہمیں کیش ہی پال اور اس حصی اور دیگر بہت سی کمپنیاں ہیں جو ہماری حکومتوں نے بھی اس شعبے کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی اور اس میدان میں ہم دنیا سے بہت پچھے رہ گئے ہیں۔ ہمیں اگر انٹریشنل ویب سائنس پر کچھ خیر دینا پڑ جائے تو ہمارے لیے مصیبت بن جاتی ہے اور لوگ سوچتے رہتے ہیں کہ سائنس اور ٹکنالوچی کا شعبہ نہایت اہم ہے جس میں پاکستان بہت پچھے ہے اور ہمارے ہمسایہ ممالک اس میں تیزی سے ترقی کرتے چلے چاہے ہیں۔ لہذا ہمیں بھی اس شعبے کی طرف خصوصی طور پر توجہ دی چاہیے۔ ہمارے حکمرانوں کو چاہیے کہ نوجوانوں کیلئے سہولیات فراہم کریں اور ہمارے نوجوانوں کو چاہیے کہ اس شعبے میں خصوصی طور پر دل جھی سے کام کریں اور دنیا میں اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کریں۔

بھارت میں تو ریڈی ہاؤس نے بھی کیہا رکورڈر کے فائز ہوا جائے تھیں کہ سرکاری عہدوں پر اور عزت ملکتی ہے بلکہ اب تو لوگ سائنس اور ٹکنالوچی میں آگے ہے اس کی عیشت بھی مضبوط ہے اور اس کا دنیا میں نام بھی کرتے ہیں، اپناتම بناتے ہیں اور ایک بہت بڑا ملک تو کیا حالیہ دور میں افراد بھی سائنس اور ٹکنالوچی میں مہارت حاصل کر لیتے ہیں اور ایسا مقام حاصل کرتے ہیں جو دیگر ملک کے وزراء اعظم اور صدر کو بھی حاصل نہیں ہوتا۔

دنیا میں بڑے بڑے نام ایسے ہیں جن کا دنیا میں ایک خاص مقام ہے، جیسے ہمیں کو دیکھ لیجئے۔ انہوں نے ٹکنالوچی میں ہی راہوں پر گامزن ہیں۔ یورپ اور امریکا تو پہلے سے ہمیں سائنس و ٹکنالوچی میں بہت آگے لکھ لیے ہیں۔ بل گیئس جب کسی ملک کا دورہ کرتے ہیں تو ایسا گھومنا ہوتا ہے جیسے کسی ملک کا پروگریل دیا جاتا ہے، وزراء اعظم، وزرا اور صدور ان سے ایسے مقاماتیں کرتے ہیں جیسے کسی دوسرے ملک کے اعلیٰ عہدے داروں سے ملاقات کر رہے ہوں۔ حالانکہ ان کے پاس کسی ملک کا کوئی سیاسی یا انتظامی عہدہ نہیں لیکن سائنس اور ٹکنالوچی میں انہوں نے اتنا نام کیا ہے کہ ان کا مقام اب کسی بڑے عہدے دار سے کم نہیں ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ضروری نہیں سیاست میں میں آگے بڑھ رہا ہے۔

پال کا دنیا میں بہت بڑا نام ہے جس سے پاکستان محروم ہے اور جس کی بہت زیادہ ضرورت بھی ہے۔ پے پال کی سروں پاکستان میں نہ ہونے کی وجہ سے اس میں کافی آگے لکھ چکا ہے۔ بھارت کے نوجوان فرنی لانگ میں دنیا بھر میں سب سے آگے ہیں اور اسی طرح سائنس اور ٹکنالوچی کے دیگر شعبوں میں بھی بھارت ایک خاص مقام حاصل کر رہا ہے اور نہایت تیزی سے اس میدان کو اپنے لئے ملک کیش نے جب پاکستان کا دورہ کیا تو اس وقت کے وزیرِ اعظم عمران خان نے انہیں



واقعے کے بعد مشتعل افراد کی جانب سے مسیحی بستیوں اور گرجا گھروں کو نشانہ بنایا گیا۔

اکثریت کو کیسے لفین دلائیں کہ وہ بھی پاکستانی ہیں۔ حال ہی میں ہونے والے جرأت والا واقعہ میں بھی ماضی کے واقعات کی طرح کی کہانی دہرانی گئی اور توہین قرآن کے واقعے کے بعد کسی تھیقین اور قانونی کارروائی کے بغیر مسیحی بستیوں پر قیامت ڈھا دی گئی۔

مذکورہ واقعے کے بعد میدیا نے مذہبی بیان جاری کرتے ہوئے پر گرامز بھی کیے جن میں افیت کے ساتھ اکثریت کی طرف سے بھی مختلف لوگوں کی آرائی گئی اور کم و بیش سب کا نقطہ نظر یہی تھا کہ جرأت والا کے مسیحیوں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ ان سب کا کہنا تھا کہ توہین کے مرکب افراد کو کہا جاتا تھا مسیحیوں کو مزدود یعنی کیا ضرورت تھی۔

واقعے کی جزیيات مختلف میدیا میں مختلف طریقوں سے سامنے آئی ہیں۔ لیکن یہں کو راقی تجھ بہوا کہ کیا یہ گستاخی کے مرکب اس قدر فراہم ہے جیسے کہ ان مقدس اور اراق کے ساتھ اپنے نام اور تصاویر بھی دیں۔ کوئی بھی ذی شعور ایسا نہیں کر سکتا اور خاص طور پر اس وقت جب دنیا کے چند ممالک میں قرآن شریف کی بے حرمتی کی گئی اور پاکستان سمیت پوری دنیا ان واقعات پر غم و غصہ کا اظہار کر رہی ہے، ایسی صورتحال میں پاکستان میں بنے والا کوئی بھی غیر مسلم قرآن شریف کی بے حرمتی کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ جن ملزم ان کے نام ان

سنانی گئی جن میں سے 6 ملزم ان سزاۓ موت کے حقدار ہے۔ مذکورہ بالا تینوں واقعات میں نہ توہین قرآن کا کوئی شوت ملا اور نہ ہی جھوٹا اعلان کرنے والوں کو قرار واقعی سزادی گئی۔ اور اگر کوئی شخص توہین کا مرکب ہوا تو اسے بھی کہرے میں اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔

لائن میں بری طرح ناکامی ہوئی

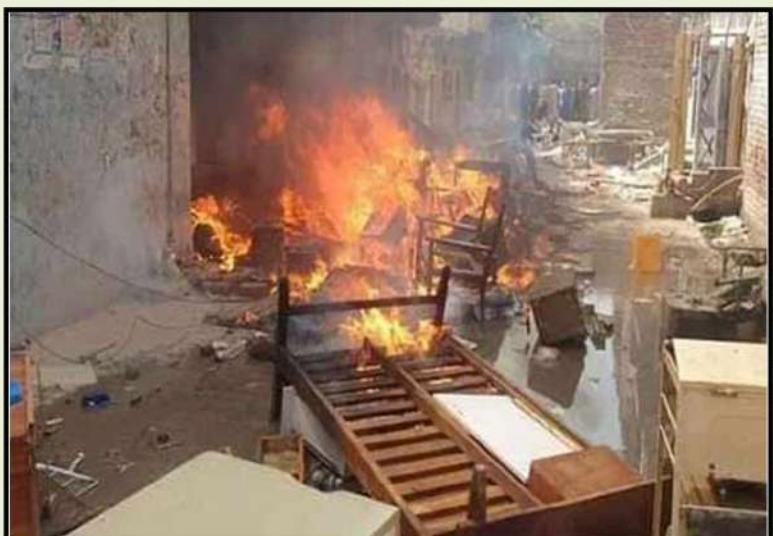
ہے۔ انتہا پسندی، عدم برداشت، غصب، تعصباً اور نفرت جیسے ناسور ہماری معاشرتی بڑیں کو کھلی کر رہے ہیں۔ مختلف نوعیت کی سماجی و اخلاقی بیماریوں کے پورے معاشرے کو ایک عفریت کی صورت میں اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔

دسمبر 2021ء سالکوٹ میں سری لکھن شیر پر یاتھا عفریت کی صورت میں اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔

ارباز خان

روزانہ کی نیاد پر ایسی خبریں پڑھنے اور سننے کو ملتی ہیں جو ایک خطرناک معاشرتی بحران کی نشاندہی کرتی ہیں۔ رانی پور کے واقعے نے معاشرے کو جھبھوڑ کے رکھ دیا ہے، ایک نجی صاحب کی الیہ کی جانب سے مخصوص پنجی پر تشدید اسی رجحان کی طرف اشارہ کرتا ہے، اور پھر سانحہ جرأت والا اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اس سانحے نے بطور قوم ہمارے سرسرم سے جھکا دیئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس جگہ انصاف کا چراغ گل ہو،

پکا ہو، حقیقی و تلقیشی ادارے اختیارات کے نئے میں بدست ہوں، سیاسی تیاد محسن کئے چلی ہو، اعلیٰ ترین عدالتیں محسوس رہیں۔ سب پہلوں، سزا اور جزا کا تصور ہی ناپید ہو، وہاں سانحہ جرأت والا وقوع پذیر نہ ہو تو کیا ہو؟ پاکستانی معاشرہ اس وقت ہے گیر نوعیت کے سماجی بحران کا بکار



اقليتوں کے خلاف انتہا پسندی اور نفرت میں کمارا کو دردناک انداز میں موت کے گھاث اتارا اضافہ کیوں ہو رہا ہے؟ یہ سوال ایک عرصے سے اقليتوں کے ذہنوں میں سایا ہوا ہے اور ملک میں جلا دیا گیا۔

یہ واحد واقعہ جس کے بعد "قانون حرکت میں جب بھی اقليتوں کے کوئی خلاف کوئی واقعہ نہ ہوتا ہے تو وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ وہ

کے نئے میں بدست ہوں، سیاسی تیاد محسن کئے چلی ہو، اعلیٰ ترین عدالتیں محسوس رہیں۔ سب پہلوں، سزا اور جزا کا تصور ہی ناپید ہو، وہاں سانحہ جرأت والا وقوع پذیر نہ ہو تو کیا ہو؟ پاکستانی معاشرہ اس وقت ہے گیر نوعیت کے سماجی بحران کا بکار

خاطر خواه اقدامات کیے جائیں اور اس تاثر کو زائد کرنے کی پوری کوشش کی جائے کہ اقلیتیں اس ملک میں غیر محفوظ ہیں۔

اقلیتوں نے ابھی چند دن پہلے ہی اپنی عبادت گاہوں میں جشن آزادی کے پروگرام منعقد کیے اور قومی اسمبلی میں باقاعدہ طور پر اقلیتی سیاستدان نے برملا کہا کہ وہ بھی تب کریم حصل اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اتنا ہی مانتے ہیں جتنا مسلم مانتے ہیں۔ اس لیے حکومت کی اہم ذمے داری ہے کہ اقلیتوں کے خدشات دور کر کے انہیں اس حقیقت سے دوچار کریں کہ وہ اکثریت سے بڑھ کر پا کتالی ہیں۔

جاپان، سنگاپور اور دیگر ترقی یافتہ ممالک کی طرح نظام تعلیم میں جو ہر ہی تہذیبی لانا پڑے گی۔ کنوین کے مینڈک پیدا کرنے کی بجائے اہل علم تیار کرنا ہوں گے۔ تب اس مرض کا علاج ممکن ہوگا، دوسرا طرف ہمارا نظام انصاف اپنی حقیقی روح کے ساتھ متمنک ہو، مجرموں کو قرار دفعی سزا دی جائے تب اس کا تدارک ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر ہماری عدالتوں میں بیٹھنے والے منصف، عدالتوں سے زیادہ میڈیا میں؟ ناپسند کریں گے، ایک اور جشن افشار



لیکن جہڑا نوالہ کی تیکی اقلیت کے ساتھ جو کچھ ہو جکا موجودہ حکومت سے استدعا ہے کہ سانحہ جہڑا نوالہ کو خاندان سے تعقیل رکھتے ہیں، جن کا اللہ درج چار مکالمہ ملزم ہے۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق ان کی گرفتاری عمل میں لاٹی جا بھی ہے اور اب ان کا فیصلہ عدالتیں کریں گی کیونکہ اس قسم کے واقعات کیلئے باقاعدہ قانون موجود ہے۔

اس واقعے کے بعد مشتعل افراد کی جانب سے مسیحی بتیوں اور گرجا گھروں کو نشانہ بنایا گیا۔ آئی جی پنجاب عثمان انور نے فی بی بی کو بتایا کہ 17 چڑھتے گئے جنکے 85 گھروں کو تقصیان کا لوٹی میں کیتوںکے مسیحیوں کے مطابق کریمجن کا لوٹی میں کیتوںکے بیٹت پال چڑھتے گی اور تاریخی دی سالوں میں آری چڑھتے گئے، ان میں زیادہ تر وہ چڑھتے ہو جائے گئے، اپنے محلوں میں بنائے ہوئے تھے۔

میں سمجھتا ہوں کہ جب سے پاکستان وجود میں آیا ہے جب سے ہی اقلیتیں اپنے آپ کو محبت وطن پاکستانی ثابت کرنے کی پوری کوشش کر رہی ہیں۔ باوجود اس کے کہ ملک میں ہر شعبے میں اقلیتوں کا حصہ نہیاں ہے لیکن اس کے باوجود اقلیتوں کو یہ احسان دلانا کہ آپ اقلیتیں اور کمزور ہیں تو اکٹیتیں اکثریت ہم آپ کے ساتھ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ مذکورہ واقعے میں جب لوگوں کو اس کا نتیجہ پہلا بہت تائف ہوا کہ جملہ، توڑ پھوڑ اور جلا جھیرا اور مسیحیوں کے مالی نقصان کے ازالے کیلے ہرگز ممکن نہ کرنے میں چھوٹے بچے بھی شامل تھے جو کہ لمحہ فوری طور پر اقدامات کرے۔ اقلیتوں کو تھوڑا ہم انتظامی مشیری سے ممکن نہیں ہوگا بلکہ اس کے لیے ہمہ جہت اقدامات کی ضرورت ہے۔



چوہدری اور شاپر شارکی روح عدالت عظمی کی موجودہ حکومت، عدالتیں اور پاک فوج اقلیتوں کو سانحہ جہڑا نوالہ سے متعلق ویدیو میں ایک بات پر خوف کی صورت حال سے نکالتے ہوئے انہیں دوبارہ اپنے گھروں میں بنانے کیلے ہرگز ممکن نہ کرے۔ بہت تائف ہوا کہ جملہ، توڑ پھوڑ اور جلا جھیرا اور مسیحیوں کے مالی نقصان کے ازالے کیلے ہرگز ممکن نہ کرنے میں چھوٹے بچے بھی شامل تھے جو کہ لمحہ فکری ہے کہ ان بچوں کے ذہنوں میں بھی انتہا پسندی کا جون ڈال دیا گیا ہے۔ حالانکہ ملک اقدامات کیے جائیں۔ اقلیتوں کی عبادت گاہوں کی اکثریت ایسے مذہب کو مانتی ہے جو پیار، محبت اور بستیوں، اسکلوں، اپنالوں کی حفاظت کیلئے اور امن کا درس دیتا ہے۔

مذکورہ واقعے میں جب لوگوں کو اس کا نتیجہ پہلا بہت تائف ہوا کہ جملہ، توڑ پھوڑ اور جلا جھیرا اور مسیحیوں کے مالی نقصان کے ازالے کیلے ہرگز ممکن نہ کرنے میں چھوٹے بچے بھی شامل تھے جو کہ لمحہ فکری ہے کہ ان بچوں کے ذہنوں میں بھی انتہا پسندی کا جون ڈال دیا گیا ہے۔ حالانکہ ملک اقدامات کیے جائیں۔ اقلیتوں کی عبادت گاہوں کی اکثریت ایسے مذہب کو مانتی ہے جو پیار، محبت اور بستیوں، اسکلوں، اپنالوں کی حفاظت کیلئے اور امن کا درس دیتا ہے۔



نوجوانوں کو سوشل میڈیا کے مضمرات سے کسے پہنچا جائے؟

انٹرنیٹ کے بے جا استعمال نے نئی نسل کو اخلاقی طور پر بہت نقصان پہنچایا ہے۔ سوشل میڈیا استعمال کرنے کیلئے قواعد و ضوابط ہونے چاہئیں۔

دوستوں، سہمیلوں اور کلاس فیوز کا علم ہونا بہت ضروری ہے۔ جیسے ہی دنیا ترقی کے نئے دور میں داخل ہوئی، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا سے متعارف ہوئی تو نوجوانوں میں گویا خوشی کی اہم دوڑگی۔ نوجوان اپنی فریڑریش کو ختم کرنے کیلئے گھنٹوں کے حساب سے انٹرنیٹ کو وقت دینے لگے۔ جیسے جیسے انٹرنیٹ میں جدت آئی فیس بک، ٹوٹس، انسا گرام، واٹس ایپ متعارف ہوئے تو نوجوان نسل کو تو گویا اپنی جنت کا راستہ مل گیا اور وہ دنیا وہ ماں یہا سے بیگانہ ہو کر اس جنت میں کھس گئے۔

اس صحن میں خاندانوں پر یہ اثر پڑا کہ انٹرنیٹ استعمال کرنے کیلئے ضروری تھا کہ ان کے پاس اپنے فیلم کے موبائل، آئی فون، آئی پیڈ اور بہتر رفتار کے لیپ تاپ اور کمپیوٹر ہوں۔ اس کے نتیجے میں موبائل اور کمپیوٹر انٹرنیٹ کو چھیلے کار استمل گیا۔

ہمارے معاشرے میں اس کا سب سے زیادہ نقصان تو یہ ہوا کہ جس موبائل فون کو خریدنا عام اور متوسط طبقے کا فرد اپنی سکت نہیں سمجھتا تھا اب انہی گھروں میں خاندان کے ہر فرد کے پاس ایڈر وای فون اور آئی فون موجود ہیں اور انٹرنیٹ

جائے تاکہ بچوں کے پاس موبائل فون استعمال دوستوں کی فہرست میں کون کون شامل ہے۔ اگر کرنے کا بہانہ ہی ختم ہو جائے۔

کوئی نامعلوم لڑکا یا لڑکی آپ کے بچے کی موبائل بچوں کے موبائل استعمال کرنے کے اوقات کار

فہرست میں ہے تو آپ اپنے بچے سے پوچھیں اور

جادو یونڈر نسل کے ہاتھ سے موبائل فون چھیننا ایسا ہی ہے جیسے مرتبے ہوئے شخص کے چہرے سے آئیں جن ماں اک اتنا۔ ایسی صورت حال میں نوجوانوں کو سوشل میڈیا کے مضمرات سے محظوظ رکھنے کیلئے بہت سوچ کر جھکت عملی تیار کرنا ہوگی۔ سب سے پہلے تو والدین، ٹیچرز اور سرپرستوں کو اپنے بچوں کو اعتبار میں لینے کی ضرورت ہے کہ وہ سوشل میڈیا استعمال کرنے کے دورانیہ کو کم کریں اور آہستہ آہستہ مزید کم کرتے جائیں۔ اس کیلئے بہت ضروری ہے کہ ان کے پاس انٹرنیٹ کے مقابل کیا ہے، کوئی نکال بچوں کو انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا سے دور رکھنے میں اچھی خاصی جدوجہد کرنا پڑے گی۔

جو والدین اپنے خاندان اور بچوں کو وقت نہیں دے پاتے انہیں اپنے آپ کو بدلنے کی ضرورت ہے۔

اپنے خاندان کو وقت دیجیے۔ بچوں کی پڑھائی میں ان کی مدد کیجیے، ان کی پروگرلیں رپورٹ چیک

کیجیے، ان کے اسکول ٹیچرز اور شیوشن پڑھانے والے ٹیچر سے ملیے اور بچے کی وقایتوں کی پروگرلیں

چیک کرتے رہیں۔ ٹیچر سے گزارش کریں کہ آن لائن اسٹڈی کے بجائے اسکولوں میں ہی پڑھایا



فوری طور پر اس اجنبی کا نمبر ڈیلیٹ کریں یا یا باک مقفر کر دیں تاکہ بچوں کی صحیح متابڑتی ہو اور غاص کریں۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ میں اتنے میں سے منع کریں۔ آپ اپنے بچوں کی موبائل فون کی ہمہ چیزیں۔ آپ اپنے بچے خود سے فیصلے نہیں کر سکتے تو اس وقت انہیں علم نہیں ہوتا کہ انہیں دوست کس گروپوں کو بھی چیک کریں کہ آپ کے بچوں کے طرح کے بنا نہ ہیں۔ والدین کو اپنے بچوں کے

روز اضافہ ہو رہا ہے تو مستقبل میں نہ جانے اور کیا کیا چیزیں مظہر عام پر آ جائیں جس سے نوجوان کس سمت میں جائیں گے اس پر کوئی رائے دینا قبل از وقت ہے۔

سوشل میڈیا کا چوچنا نقشان ہوا کہ اس کی زد میں نوجوان نسل نسل کو آہی بھی ہے اس کے ساتھ ساتھ اس میں ہر عمر اور ہر طبقے کے انسانوں نے اپنی اپنی پسند کے مطابق چیزیں خلاش کر لیں۔ آپ اپنے اگر د ملاحظہ کیجیے آپ کو ہر شخص (مرد، عورت، نوجوان، بچے) امنیت استعمال کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔ گھروں، باروں، اسکول و کالج، مہینی درس گاہوں، حتیٰ کہ اپتاون میں بھی (جہاں پر طی عمل کی ذرا سی غفلت سے مریضوں کا نقشان ہو سکتا ہے) میں بھی عمل آپ کو ہر شخص (مرد، عورت، نوجوان، بچے) امنیت استعمال کرنے میں مشغول نظر آئے گا۔ پرانیوں کی

اپتاون میں تو شاید تھوڑی تختی ہے لیکن سرکاری اپتاون میں آپ کو ڈاکٹر سے لے کر خاکروپ تک منتقل وائی فائی سے فیض اخالتا نظر آئے گا۔

اس کا پانچواں نقشان یہ کہ معاشرے میں فون استعمال کرنے کی وجہ سے حادثات کی شرح میں اضافہ ہوا ہے۔ آپ کسی موڑ سائکل سوار کو بکھیں، اس نے پوری فیصلی موڑ سائکل پر بھائی ہوتی ہے اور موبائل کان سے لگا کر ایک طرف کو جھکا ہوتا ہے۔ اپنی اس حرکت سے اس نے اپنی پوری فیصلی کی زندگی کو دوڑا پر لگایا ہوتا ہے۔ اسی طرح آپ سڑک پر دیکھیں کہ ایک کار والے کے پیچھے کاروں کی لمبی لامبی لگی ہوتی ہے اور وہ موصوف فون پر جو گفتگو ہیں۔

سوشل میڈیا کا چھٹا نقشان غیر اخلاقی مواد دیکھنے والوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کا ہے، جس میں اکثریت نوجوانوں کی ہے۔ جس کی وجہ سے معاشرے میں نسل میں جیجان خیزی میں اضافہ ہوا ہے اور نوجوان گلوبل ولچ میں اپنے آپ کو محصور کرتے ہوئے اپنا موزائیک مغربی ممالک سے کر رہے ہیں۔ اب ایک ایسی پوڈیو یار ہو چکی ہے جو مغربی ملکوں کے نوجوانوں کی تقدیم میں اپنی مشرق روایات کو بکھرا کر ہر وقت خیالی دنیا میں کھوئے رہتی ہے۔ یہ وہ نسل ہے جو نہ صرف اپنے پیشاؤے بلکہ کھانے پینے کی چیزوں میں بھی مغربی ثقافت کی تقید کر رہے ہیں۔ جو اپنے ملکوں میں کاشت ہونے والی سبز یوں کو کھانا اپنی توپیں سمجھتے ہیں اور ان کی غذا اپنی رہبر گر، شوار اور دیگر فاست فودز بن چکی ہے۔ اب اس نسل کو لا کھا سمجھایا جائے کہ ان



کے لکھن اور پیکیف حاصل کر رکھے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق ہمارے ملک میں موبائل فون مخالف جماعتوں کی کردار کشی میں کوئی کسر نہیں ہے تو آپ جیران ہو جائیں گے کہ وہ پڑھائی اور والدین کو وقت دینے کے بجائے زیادہ وقت اپنے خیزیوں کا نظارہ ہم گزشتہ چند برسوں سے ملاحظہ کر رہے ہیں۔ اسی سوшل میڈیا کی بیجان اپنے مطلب کیلئے استعمال کرنا شروع کر دیا اور دوست نہیں ہے، اس بات سے کوئی غرض نہیں کہ گھر میں یا معاشرے میں کیا ہو رہا ہے، وہ صرف اسی کو اپنا اپنے مخالف سیاستدانوں کی ایسی ہنچکی شروع کر دیا اور دوست تصور کرتا ہے جو اس کی پوست کو لایک کرتا

ہے۔ اپنے کمپنی کے نیک ناک بنانے کی صحت بری طرح متاثر ہو رہی ہے۔ نوجوانوں میں فریزشن اور ڈپیشن میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اپنے انساگرام اور فیس بک پر اپنی ویڈیو یوز ڈال کر، جن کا کوئی سر پر نہیں ہوتا یا بے عجم سی نیک ناک بنانے کی تھی رہتے ہیں کہ انہیں کتنے لایکس ملے ہیں اور کتنے لوگوں نے اس پر کمپنی لکھے ہیں۔ یعنی وہ اپنی تحقیق کے خود ہی رائٹر ہیں، خود ہی پروڈیوسر ہیں، خود ہی ہدایت کار ہیں اور کم و بیش خود ہی دیکھنے والے ہیں۔ یحیرت کی بات یہ ہے کہ ان بے تکنی ویڈیو اور مادوں کو دیکھنے کیلئے انہیں اپنے جیسے شائق بھی مل گئے ہیں جس کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو قبضہ فرم کی چیز سمجھنے لگے ہیں۔

ہر نوجوان دانشور، ادیب اور لکھاری بن گیا اور بغیر تحقیق کے ہر پوست پر رائے دینا یا میان سمجھنے کا اور اپنا بیانیہ بنانے لگا۔ انہوں نے کچھ نوجوانوں کو مثال بھی بنایا ہوا ہے کہ فلاں شہر میں فلاں نے اتنے پیسے سوшل میڈیا کے ذریعے کمائے ہیں۔ اس لیے ہمارا نوجوان بھی دن رات اسی دوڑ میں لگا ہوا ہے اور شارت کٹ کے ذریعے پیسے کمانے کی



ہے۔ ماضی میں اسکوں میں بزم ادب کروایا جاتا تھا، جو آہستہ آہستہ ترقی پایا۔ ختم ہو چکا ہے۔ وہ ایک بہتر سرگرمی تھی جس کی وجہ سے پچھے نہ صرف غیر نصابی سرگرمیوں میں مصروف رہتے تھے بلکہ انہیں اپنی فنی صلاحیتیں بخراں کے لئے کامیابی ملے۔ پھر جو ایک بچوں کے کھینچے کیلئے گراونڈز نہیں ہیں۔

کے پیچے کو آپ سے دور کر دے گا اور پھر وہ امنزنسیٹ اور سوچ میڈیا میں پناہ لینے کی کوشش کرے گا۔ پچھوں کی امنزنسیٹ اور سوچ میڈیا میں دلچسپی کی ایک وجہ یہ بتائی جا رہی ہے کہ آبادی کے تابع سے اپنا حق پہنچتی ہے اور نوجوان نسل آن لائن اسٹڈی ملک میں بچوں کے کھینچے کیلئے گراونڈز نہیں ہیں۔ لکھ میں آبادی پڑھنے سے تی کا لوپیاں،

اب پہلے کہاں جا کر زکے گا کیونکہ اب تو عالم یہ ہے کہ تعلیم کے تمام اداروں نے آن لائن اسٹڈی کو اپنے فرض بھج لیا ہے اور نوجوان نسل آن لائن اسٹڈی کو ہبہ بہانہ بنایا کہ اسٹڈی میڈیا میں دلچسپی کی ایک وجہ یہ بتائی جا رہی ہے کہ آبادی کے تابع سے اپنا حق پہنچتی ہے اور والدین ان کے اس بیانے کو ملک میں بچوں کے کھینچے کیلئے گراونڈز نہیں ہیں۔

بچوں کو مسلسل کھانے سے صحت خراب ہوتی ہے لیکن مجال ہے کہ ان کے کافی پر جوں بھی ریگنی ہو۔

سوچ میڈیا کا ایک اور نقصان کہ نوجوانوں کو امنزنسیٹ پر مختلف گیر کھیلے کی اسٹاگ بھی ہے، جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ گیمز جان لوایاں جن سے نوجوانوں کو دور رہنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ نوجوان سوچ میڈیا پر غیر مالک کی

لڑکیوں / عورتوں سے دوستیاں اور شادیاں بھی کرتے ہیں لیکن دیکھا گیا ہے کہ اکثر شادیاں ناکام ثابت ہوتی ہیں۔ حال ہی میں امنزنسیٹ پر مشہور زمانہ بدنام یہم ”پب جی“ کے ذریعے ایک پاکستانی شادی شدہ عورت نے، جو چار بچوں کی ماں بتائی جاتی ہے، ولی (انڈیا) میں رہنے والے لڑکے سے ووٹی کی اور پھر نیپال میں شادی کر کے امنڈیا چل گئی۔ اب وہ لڑکی پاکستان آئے کوتار نہیں جبکہ امنڈیا والے اسے پاکستان کی جاوس سمجھ کر کریں۔

امنزنسیٹ کے مقابلہ کے طور پر جب آپ اپنے بچوں کو وقت دیں تو آپ ان کے ساتھ ان سو اسٹڈیاں ضرور نہیں ہیں لیکن گراؤنڈز نہیں بنائے جاسکتا ہے۔

والدین کی ذمے داری تو بتتی ہی ہے لیکن ریاست کی بھی اہم ذمے داری ہے کہ بچوں کو کھلیوں کی طرف راغب کرنے کیلئے ہنگامی بندیوں پر اقدامات کرے، کیونکہ جس تیزی کے ساتھ پچے امنزنسیٹ کی طرف راغب ہو رہے ہیں تو یہ ہم سب کیلئے لمحہ لگری ہے۔ سوچ میڈیا استعمال کرنے کیلئے قواعد و ضوابط ہونے چاہیں اور کسی کی بھی کردار کشی کرنے پر استعمال کرنے والے کو سزا کا خوف ہونا چاہیے۔

یہ چند تجاویز میں جو میں سمجھتا ہوں کہ نسل کی نسل کی بہتر آبیاری کیلئے بہت ضروری ہیں۔ یاد رکھیے کہ تم سب کا یہ فرض ہے جس میں والدین، اساتذہ کرام، بہن، بھائی، رشتے دار اور سرپرست، تم سب اپنے بچوں کو بہتر سے بہتر بنانے کیلئے پوری کوشش کریں۔ اس شمن میں ریاست کی بھی اہم ذمے داری ہے کہ وہ ہر ممکن کوشش کرے کہ نوجوانوں کو صحیح معنوں میں مستقبل کا معمدار بیالا جاسکے، جو مختنہ، تو انہوں نہیں سوچ کے ساتھ ترقی یافتہ پاکستان کا ضامن ہو۔

سو اسٹڈیاں ضرور نہیں ہیں لیکن گراؤنڈز نہیں بنائے گے، جس کی وجہ سے پچھے کھلیوں سے دور ہوتے ہوں گے، جس کی وجہ سے پچھے کھلیوں سے دور ہوتے ہوں گے اور بتیجہ یہ کہا کہ پوری طرح امنزنسیٹ کے چنگل میں پھنس گے۔

کوئی شارعی کرنا چاہتا ہے تو اس کی حوصلہ افزائی آپ ماضی میں بچوں کے کھلیوں کو دیکھیں تو یقیناً

جو منظہ عالم پر آئے جگہ ایسے سکڑوں کیسر ہیں جن کی وجہ امنزنسیٹ ہے۔

لیکن لاوجی اور سوچ میڈیا کے دفاع میں نوجوان نسل کہتی ہے کہ اس طرح ساری دنیا سے رابطہ ہو جاتے ہیں۔ انہیں اپنی پڑھائی سے متعلق یہیں



کہجیے۔ کوئی پینٹنگ کرنا چاہتا ہے، کوئی موسیقی کو پسند کرتا ہے تو اسے موقع دیجیے۔ لیکن یہ تمام چیزوں بخوبی آشنا نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کسی بھی قسم کے کھیل واقع ہوئی چاہیں تاکہ پچھے کی پڑھائی متاثر نہ ہو۔ تھکاوت، کامیابی اور چڑچڑے پن کا عنصر نہیں۔

جیاں ہوں گے کہ ماضی کے ان کھلیوں سے نئی نسل

لیکن اگر موازنہ کیا جائے تو امنزنسیٹ سے استفادہ

حاصل کرنے والوں کی تعداد اس سے حداہٹ نے والوں کے مقابلے میں یقیناً کم ہو گی۔ خدا جانے



چینی سے اربوں روپے کمانے والے

ملک میں 90 شوگر ملیں ہیں، جن میں سے 32 شریف خاندان کی، 8 میاں مشاہد کی، 3 چہاٹگیر ترین کی، 16 آصف زرداری کی، 2 حمار بانی کھر کی اور باقی دیگر لوگوں کی ہیں۔

چینی کی قلت ہے اور نرخوں میں تیزی سے اضافہ تجارت کے فروغ کے لئے متعدد اقدامات زیر بحث آئے۔ وزیراعظم نے ملک میں اسٹنکنگ کی رونکھ کام کے لئے کشمکش حکام کو غیر ملائم سرحدی راستوں پر گرفتاری کا موثر نظام قائم کرنے کی ہدایت کی۔

وزیراعظم کے کشمکش حکام کو دیئے گئے مذکورہ بالا احکامات اپنی جگہ، مگر باوقوع ذرا کم یہ دعوی کر رہے ہیں کہ جتنا پیسہ چینی کی اسٹنکنگ سے کمایا گیا ہے، اس میں سے ان لیگ، پہنچ پارٹی اور مولانا کے اہم امیدواروں کو ایکنش ہم کے لئے ایک ایک ارب روپے دے جاسکتے ہیں، کہا جا رہا ہے کہ چینی کی ناجائز منافع خوری سے جو سٹنکنڈوں ارب روپے عوام کی جیب سے نکلا ہے، یہ سیاسی جماعتوں کی ایکشن ہم کا خرچ ہے۔ کوئی بعد نہیں رہی ہے۔

کچھ ایک ایک ارب روپے میں سے 50 ارب روپے میاں کا انہی پیسوں میں سے چینی کی اسٹنکنگ کے سرحدی راستوں سے چینی کی اسٹنکنگ ایک نواز شریف کی واپسی پر استقبال کے لئے کرائے گئے ہیں اور سرحدوں کی دیکھ بھال پر کون تھیں ہے؟ یہ سچ پچ جانتا ہے، پھر کیوں کرتی بھاری تعداد میں چینی افغانستان اسٹنکل ہوتی ہے اور ناقص و غیر معیاری پہنچوں ایران سے پاکستان میں اپنا حصہ ڈال دیا ہے۔ یہ ہے، سیاست دانوں کا وہ شرم ناک کردار، جو عوام کو واضح پیغام دیتا ہے کہ اب عوام کو سیاست دانوں سے مکمل طور پر کنارہ کشی کر لینی چاہئے۔

وفاقی وزیر تجارت سید نوید قمر نے اکشاف کیا ہے جو ہر ہاٹے چینی اور قبضے میں لے جانے والی گاڑیوں کی مارکیٹ قیمت 70 کروڑ روپے کے قریب تھی، ہے کم از کم 15 ٹرک ایک کارروائی میں پکڑے گئے، جبکہ 5 دوسرے واقعے میں ضبط ہوئے کشمکش حکام کے مطابق ایک کارروائی بلوچستان اور خیبر پختونخوا بارڈر پر واقع کشمکش فیلڈ انفرمیٹ یونٹ نے سراجام دی۔ کشمکش یونٹ نے ذیرہ اساعیل خان کے علاقے واتا سر سے آنے والے 15 ٹرکوں پر مشتمل ایک بڑے کارروائی کوروک کر چینی کے 8 ہزار 260 تھیج ٹوپیں میں لے لئے۔

ایک اطلاع یہ بھی ہے کہ ایسی طرح کے ٹرکوں میں دکھاوے کے لئے اور سیستھ کی بوریاں اور یونچے چینی کے تھیلے رکھ کر بڑی تعداد میں چینی اسٹنکل کی جا رہی ہے۔ کمی بار و فاقی وزیر کے منصب پر فائز رہنے والے سید نوید قمر کا ذکر کردہ بالا اکشاف انجامی جمیں کرن اور چشم گشایہ اور ان کے بیان کی تصدیق لوٹنے میں مصروف ہیں۔ سوچل میڈیا اور اخبارات میں یہ خبریں گردش کر رہی ہیں کہ چینی کی افغانستان اسٹنکنگ میں سیاست دانوں کی شوگر ملیں ملوث ہیں، جس کے باعث پاکستان میں چینی کی قلت بلوجستان میں ایک ہی دن میں دو کارروائیوں کے آرہا ہے، پاکستانی راستوں سے اسٹنکنگ کے حوالے سے گمراں وزیراعظم انوار الحق کا کمزکو حال ہی میں وزارت تجارت کی جانب سے بریفنگ دی



”دنیا چاند پر پہنچ گئی اور تم پہلیں بیٹھے ہو۔“

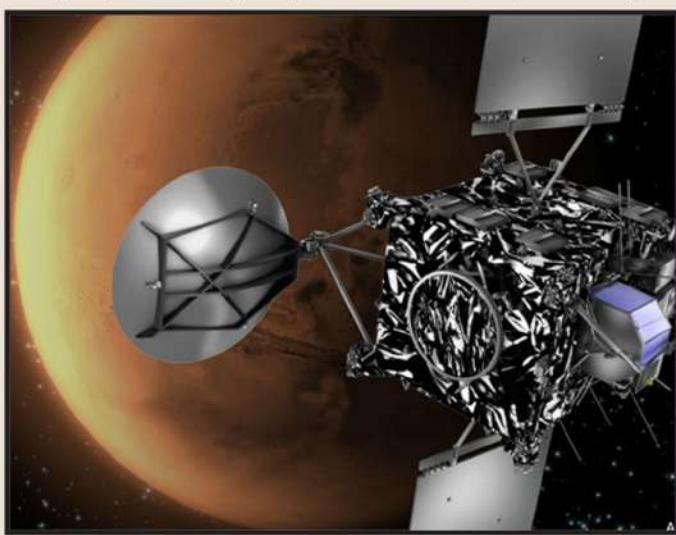
ہمارا تعلیمی نظام بھی ایسا ہے جو طلباء میں تخلیقی صلاحیتیں پیدا نہیں کرتا اور ہمارا حکمران طبقہ اس تعلیمی نظام کو بہتر کرنا بھی نہیں چاہتا۔

اگر بڑیں میختجست میں ماسٹرز بھی کر لیں پھریں۔ اگر بڑیں میختجست میں ماسٹرز بھی کر لیں تعلیمی نظام کو بہتر کرنا بھی نہیں چاہتا۔ کیونکہ اگر طلباء تب بھی ملازمتیں ہی تلاش کرتے پھریں۔ خود سے کچھ کرنا، خود سے کوئی نئی پیچہ تخلیق کرنا، کسی چیز پر تخلیق کرنا یا ایک کم از کم اپنے کاروبار کے بارے میں بھی ان میں سوچ شپیرا ہو۔ ایسے طلباء بہت ہی تخلیق کرنا ہے کہ بس لوگوں کا یہ ذہن بنے کہ انہوں نے کم ہیں جو اپنے کاروبار کی طرف جاتے ہیں، ورنہ

کے ایسے تاریک حصے پر قدم رکھا ہے جہاں ابھی تک جزوی قطب پر اتر گیا ہے۔ یہ بھینا کم ترقی یافتہ ملک کیلئے بڑی خرابی بہت بڑی کامیابی ہے۔ بھارت نے اس سے قبائل بھی کوشش کیں، جن میں معلومات حاصل کرنے میں آسانی ہو جائے گی۔ بھارتے ہاں ایک مثال عام طور پر بولی جاتی ہے کہ ”دنیا چاند پر پہنچ گئی اور تم یہیں بیٹھے ہو۔“ یہ مثال سے قبل بھارت کی ناکامی پر ہمارے ہاں خوشیاں منائی جاتی رہیں اور کافی شور غوغای بھی ہوا، بھارت کامداق اڑانے کی کوشش کی گئی۔ لیکن اگر وہ ناکام ہو جائے تو کیا ہوا؟ کم از کم اس نے کوشش تو کی تھی اور کم کہاں بیٹھے ہیں؟ یہیں خود ہی بہت اچھی طرح اندازہ ہے۔

ہمارے ہاں سب کو صرف اور صرف اس بات کی فکر ہے کہ کس کو کری دینی ہے، کس کو عہدہ دینا ہے، کس سے عبدہ پہنچانا ہے اور کس کو اتنا رنا ہے؟ کیا سیاست دان، کیا ادارے، کیا بیور کوشش، کیا صفائی، ہر ایک کوئی ملک ہے کہ کون کوشش کی اور بار بار کوشش کی، ناکام ہوئے،

ہمارے مذاق اڑانے کے باوجود انہوں نے کسی بات کو خاطر میں نہ لائے اور پھر کوشش کی۔ اور بالآخر وہ کامیاب ہو گئے۔ یوں بھارت دنیا کا پوچھا اور ایشیا کا دوسرا ملک بن گیا، جس نے چاند تک رسائی حاصل کر لی ہے۔ بھارت اس لحاظ سے بھی ایک بڑی کامیاب حاصل کر چکا ہے کہ اس نے چاند



پڑھ کر یا تو ڈاکٹر یا انجینئر بنتا ہے یا کہیں ملازمت زیادہ تر کے اذہان کو ملازمتوں کی طرف ہی رکھا جاتا کیلئے خود کو تیار کرنا ہے۔ اس کے علاوہ ان کے اندر تخلیق یا تخلیق کے بارے میں کوئی سوچ پیدا نہ ہو،

ٹھاٹھ کر کے اپنی زندگی گزاریں۔ محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں ”اسلامی نشاۃ ثانیہ کا دور عالم

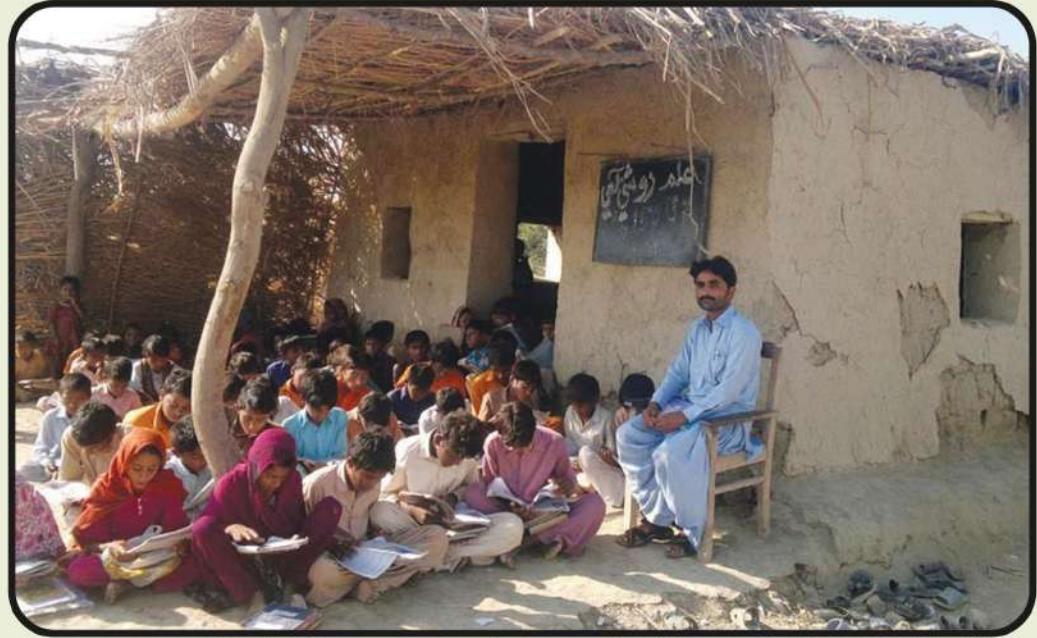
ڈور سنبھالے لے گا؟ کوئی بھی ترقیاتی کام ہونے گے، کوئی بھی ملک کیلئے بھلائی سوچنے لگے تو سب کچھ سیاست کی بھیث پڑھ جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے اور ایشیا کا دوسرا ملک بن گیا، جس نے چاند تک رسائی حاصل کر لی ہے۔ بھارت اس لحاظ سے بھی ایک بڑی کامیاب حاصل کر چکا ہے کہ اس نے چاند

آج کے حکمران برسوں سے اور باری باری اقتدار میں ہونے کے باوجود عوام کے دن بدلنے کے بجائے صرف اپنے وزروں کے دن بدل رہے ہیں۔ آج کے حکمرانوں کی ترجیحات عوام نہیں صرف اور صرف ذاتی مفادات ہیں، اس لیے نہ تو عوام کو پینے کا صاف پانی میسر ہے اور نہ علاج معالج کی سہولیات، اس پر مستراد ہوش باہمگانی نے عوام پر زندگی تھک کر دی ہے۔

آج کے وہ حکمران جنہیں بھٹوکی طرح پاکستان کو اٹھی طاقت بنانا تھا، وہ اپنی ہدایتی سیاست بچانے میں لگے ہوئے ہیں۔ جب ان سیاستدانوں کا مطلع نظر صرف ذاتی مفادات ہی ہوں تو پھر وہ پاکستان کو کیسے خلائی طاقت بنائیں گے، کس طرح دشمن ممالک کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پات کر سکیں گے، کس طرح پڑوی ملک کی طرح چاند پر جاسکیں گے؟

آج اگر بھٹو زندہ ہوتے تو وہ نہ صرف ان چانگز سے نہر آزمائوتے بلکہ بارش کے پانی میں ڈوبتے صوبوں کی حالت زار بھی درست کرتے۔ وہ ملک میں عجب کرپشن کی غضب کہانیوں کی روک تھام بھی کرتے، وہ تمام صوبوں میں امن و امان کے مسئلے حل کرتے ہوئے مادراۓ عدالت، کالج کی طالبات کی نازیبا ویڈیو یوز جیسے عکین مسائل، بلوچستان کی غربت، احساں محرومی اور مہنگائی جیسے مسائل حل کرنے لیئے جامع مخصوصہ پیش کرتے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم من جیت القوم یک جان ہو جائیں۔ پاکستان کی خاطر سیاست تو پھر کم طرف رکھ دیں۔ اور اگر ایسا نہیں کر سکتے تو پھر کم از کم بیشاق میشت اور بیشاق قانون ہی کر لیں، اور اس بیشاق کو توڑنے والے کے خلاف ایکشن پر تقدیر ہو جائیں۔ قانون سب کیلئے برابر ہو اور اس پر سو فیصد عمل ہو۔ میڈیا اور سوشل میڈیا پر آزادی کے نام پر جو مخالفات کی جاتی ہیں ان کا مکسر خاتمه ہو، اسی میں ہماری بقا ہے۔

بصورت دیگر بقول زیندر مودی انڈیا چاند کے بعد سورج پر پہنچ جائے گا اور ہم اس کر کت مجھ میں بھارت کو ہرانے کا خواب دیکھ کر ہی خوش ہوتے رہیں گے، سو شل میڈیا پر بھارت کو دھوکہ چنانے کی ناکام کوشش کرتے رہیں گے۔ ہماری زیادہ سے زیادہ کامیابی آئی ایف سے کامیاب نہ کرات، دوست ملکوں سے امداد کا مل جانا یا پھر ڈوی لفٹ میں پھنسنے لوگوں کی بحفاظت واپسی ہو گا۔



ہم گھاس لیں گے مگر چاند پر جائیں گے۔

کی حکومت تھی۔ ہم ہر لحاظ سے کمزور تھے۔ بھارت کو اس وقت بھی ہم پر معاشی، فوکی لحاظ سے بترتیب ہوتی، وطن عزیز میں اسلامی کانفرنس منعقد کرواتے، پاکستان کو سفارتی تہذیبی سے نکلتے، ایسے میں بھٹو جو روٹی، پتہ اور مکان کے نفرے پر حکومت میں آئے تھے، انہوں نے اپنے مشوروں کے بارڈر کھلائے جاتے، سیاستدانوں کو ایک پیٹ فارم پر جمع کیا جاتا۔ افسوس صد افسوس آج بھٹو کے زندہ ہونے کا محض نفرہ تھا ہے مگر آج کے افراطی، ابن سینا، ابن رشد، خوارزمی، رازی، ابن الہیثم، مسعودی، ابوالوفا، الہبرونی، طوی، نصیر الدین، ابن قیس، ابن طفل، الکنڈی جیسے عظیم مفکر اور فلسفہ اور سماں دن بیدار کیے تھے۔ ان کے تحقیقی کاموں سے آج بھی دنیا فیضیاب ہو رہی ہے، یہاں تک کہ ایک وہ شہر ہے لوگ دنیا کے گوشے کا گلناام شہر کہتے ہیں، وہاں بھی 16 ویں صدی میں 25 ہزار طلباء تعلیم حاصل کرتے تھے۔

میر امطلب مالی کے شہر ٹھنڈوں سے ہے۔

افسوں کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج عالم اسلام میں ان جیسا ایک بھی قابل قدر فرد موجود نہیں۔ اس کی وجہ پہنسن کرم میں صلاحیت موجود نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان سمیت تمام اسلامی ممالک میں کوئی بھی ایسی تعلیمی درسگاہ موجود نہیں جہاں سانسی دو گیر علم کے شعبوں پر کوئی تحقیق کا کام ہو رہا ہو، جس کو بنی الاقوامی سٹھ پر کوئی پنیر آئی حاصل ہو۔

آج ہماری پسمندی کی بڑی وجہ بھی یہی ہے کہ ہم نے علم سے، جو ہماری میراث تھی، پہلو تھی کی ہے۔“



حکمران پاکستان کو خلائی طاقت بنانے کے لئے تو اگلا ایکنشن خود کو طاقت ورہنانے میں مصروف ہیں۔

آج کے حکمران اسلامی جمہوریہ پاکستان کی حالت زار تو کیا درست کرتے، اپنے اپنے علاقوں کی خواب کو تحقیقت کر دھکایا۔

آج تقریباً نصف صدی بعد ایک بار پھر ہم معاشی، نبیتی، پھوٹی سڑکیں تک تھیک کرنے کے روادر نہیں۔ آج کے حکمران دشمن ممالک کی گیدڑ بھکیوں کا جواب کیا دیتے وہ تو اپنے علاقوں میں کتے کے کائے کی وکیسیں بھی مہیا نہیں کر پا رہے۔

گئے وقوں کی بات ہے بھٹو زندہ تھا۔ ہم ایسی وقت نہیں تھے، بالکل ایسے ہی جیسے آج ہم چاند پر نہیں چاند پر جانچنے والا چھقا ملک بن چکا ہے۔ مگر افسوس پاکستان دلخت ہو چکا تھا، پچھے کچھ پاکستان پر بھٹو



آلائی کیبل کا رہادش

انفرادی اختلافات کو اجتماعی مخالفت میں نہ بد لیے؟

پہلی مد پہنچنے تک 3 سے 4 گھنٹے لگ گئے اور پھر ریسکیو آپریشن کا آغاز ہوا جو اس کے بعد تمام 8 افراد کو محفوظ طریقے سے زمین پر پہنچانے تک رات گئے تک جاری رہا۔

ہواں کی وجہ سے بیلی کا پہنچنے کے ذریعے کیے جانے والے سانگ آپریشن میں ابتداء میں کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ بیلی کا پہنچنے سے رسی کی مدد سے لکھے ہوئے ایک کمانڈو نے منگل کی دوپہر جب ڈولی کے قریب آنے کی کوشش کی تو ہوا کے دباو کی وجہ سے ڈولی نے جھومنا شروع کر دیا۔

اس کے بعد مختلف طریقوں سے بچوں کو باہر لکائے کی کوشش کی جاتی رہی اور پھر شام ساڑھے جھبجھے کے قریب ایک بچے کو بیلی کا پہنچنے کی مدد سے ہی ڈولی سے نکال کر محفوظ مقام پر پہنچانے کی تصدیق کی گئی۔

موقع پر موجود مولا ناکفایت اللہ نے بتایا تھا کہ کچھ دری پسلے جب لوگ مایوس ہو رہے تھے تو اس وقت بیلی کا پہنچنے کے قریب پہنچا اس میں سے ایک کمانڈو باہر نکل کر رسی کی مدد سے ڈولی تک پہنچا اور اس نے ایک بچے کو اپنے بازوں میں لیا اور اس کو بیلی کا پہنچنے تک پہنچا دیا۔

بعد ازاں اندر ہیرے کی وجہ سے بیلی کا پہنچنے کی مدد سے پچاڑ کا عمل معمطل کر دیا گیا اور مقامی زپ لائن مابرین اور اور ریسکیو اہلکاروں نے مل کر زمینی آپریشن کا آغاز کیا۔

ریسکیو کے ترجمان کے مطابق فضائی آپریشن ممعطل ہونے کے بعد ایک چھوٹی ڈولی الگا وی گئی جس کے ذریعے مقامی لوگ متاثر ہو چکے تھے، ان کا

انتظامات نہیں کیے تھے۔

ایف آئی آر کے مطابق کیبل کار کے مالک کو پہلے 1122 کے اہلکاروں کے علاوہ مقامی آبادی نے بھی ایک نوٹس جاری کیا گیا تھا کہ وہ اپنی لفٹ کی فٹس سے متعلق رپورٹ تھانے میں جمع کروائیں آئی ایس پی آر کے مطابق اس ریسکیو آپریشن کی تاہم نہ تو لفٹ لگانے کا اجازت نامہ اور نہ ہی فٹس سڑکیت مہیا کیا گیا۔

محمد مشاق ائمہ اے یا آپریشن فوج اور رسول افراد کا مشترک تھا پولیس نے صوبہ خیر پختونخوا کے علاقے آلاتی میں حادثے کا شکار ہونے والی چیز لفٹ کے مالک اور لفٹ آپریشن کو گرفتار کر لیا ہے۔

ان دونوں افراد کے خلاف پولیس کی مدعیت میں درج مقدمے میں پیغام جانوں سے کھیلنے غلط اور پیاختا طلبی کا مظاہرہ کرنے اور عوام کو ڈھنی اذیت پہنچانے جیسے اڑامات عائد کیے گئے ہیں۔

آلاتی میں منگل کی صحیح جاگیری اور بھنگنی دو پہاڑی دیہات کو ملانے والی کیبل کار ری ٹو نے کے بعد میں سے 274 میٹر کی صحیح جاگیری اور فضائی معلم ہو گئی تھی۔ جب یہ حادثہ پیش آیا تو اس لفٹ پر پچھلے طبقہ سمیت آٹھ افراد موارد تھے۔

پولیس کا کہنا ہے کہ پاشتو چیز لفٹ کے مالک گل زرین کے پاس لفٹ چلانے کا سرکاری اجازت نامہ بھی نہیں ہے جس کی وجہ سے لفٹ کو سیل کر دیا گیا ہے۔

ایف آئی آر میں کہا گیا ہے کہ پولیس کو لفٹ ہو ایں معلم ہونے کی اطلاع صبح 5:07 پر لی جس پر پولیس 9:20 بجے جائے وقوع پر پہنچی۔ پولیس کا کہنا ہے کہ اس حادثے کے ذمہ دار کیبل کار کے مالک ہیں جنہوں نے لفٹ لگانے کے لیے غیر معیاری رسی کا استعمال کیا اور دیگر حفاظتی انتظامات یا تباہ



بلگرام پولیس کا کہنا ہے کہ اس واقعے کی تمام تھے اور مگر ان وزیر داخلہ سر فراز بکٹی نے منگل کی شب ریسکیو آپریشن کے کامیابی سے خاتمے کا پیلووں سے تقیش جاری ہے اور تمام ترقانوئی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ملoman کا چالان اعلان کیا تھا۔

فوج کی جانب سے بیلی کا پہنچنے سے ریسکیو عدالت میں پیش کیا جائے گا۔

تاک و دڑک کے اوپر اتوارن قائم کر سکے۔

‘ڈولی’ کیا ہوتی ہے؟

پاکستان کے دور روز علاقوں بالخصوص خیبر پختونخوا اور شیلی علاقے جات میں مقامی افراد آمد و رفت کے لیے کیبل کار کی طرز پر بنائی گئی دیسی ساختہ لفت استعمال کرتے ہیں جنہیں عمومی طور پر پیشہ وال یا ڈیزیل انجن کی مدد سے آپریٹ کیا جاتا ہے۔

اس دیسی ساختہ کیبل کار کو ‘ڈولی’ کہا جاتا ہے۔ یہ پاکستان کے ایسے دشوار گزار علاقوں میں ایک جگہ سے دوسری جگہ آنے جانے کے لیے استعمال ہوتی ہے جہاں مناسب ذراٹ آمد و رفت جیسا کہ سڑکیں یا پلیں موجود نہیں ہوتے۔

پہاڑی علاقوں میں چونکہ ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں کے درمیان آپنی گز رگاں میں موجود ہوتی ہیں یا بعض اوقات ایک گاؤں ایک پہاڑ پر جبکہ نزدیک تین گاؤں دوسرے پہاڑ پر موجود ہوتا ہے، اس لیے وقت کی بچت کے لیے مقامی افراد عموماً ڈولی کو ہی آمد و رفت کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

مسافت زیادہ نہ ہو تو عموماً ہاتھ کی مدد سے بھی ڈولی



رات کو بھی آپریٹ کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان ایر فورس کے ایک افسر نے بتایا کہ ”اس ایکوریل ہیلی کا پر بھی اس آپریشن میں استعمال علاقے میں سب سے بڑا مسئلہ موسم اور ہوا کا ہے۔“ ہوا۔

انھوں نے کہا کہ انہوں کی موجودگی ایک بہت بڑا

کہنا تھا کہ کیبل کار میں پہنچنے افراد کو ایک، ایک کر کے واپس لایا گیا۔

حدا شکہاں پیش آیا

کیبل کار کو جس مقام پر حدادش پیش آیا وہ ضلع آلاتی کا ایک دور روز علاقہ ہے جہاں جانگری اور بُنگی نامی دوپہاڑی دیہات کو ملانے کے لیے مقامی طور پر ایک چیز لفڑ نصب کی گئی تھی۔

ڈولی میں پہنچنے طبا کا تعلق جانگری سے ہے اور وہ بُنگی میں واپسی کو سکون جا رہے تھے۔

جانگری سے بُنگی تک پہنچنے کے لیے کم از کم دو گھنٹے کا پیدل سفر کرنا پڑتا ہے جبکہ اس کار کی مدد سے یہ فاصلہ چند میٹر میں طے ہو جاتا ہے۔

ایڈیشن ایس انج او بُنگی محبت شاہ نے بتایا کہ نزدیکی ضلع بلگرام کے ایک مقامی مکینک نے یہ کیبل کار نا لفت بنا لی تھی جس کے لیے اس نے مقامی انتظامیہ سے این او سی بھی حاصل کر رکھا ہے۔

لوگ اس لفت کے ذریعے سفر کرتے تھے کیونکہ انھیں اس لفت کے ذریعے بُنگی، تک پہنچنے میں صرف چار منٹ لگتے ہیں۔



کو چلا لیا جاتا ہے، مگر زیادہ اونچائی اور زیادہ مسافت والی ڈولیاں پرانے انجن کی مدد سے چلانی جاتی ہیں۔

ڈولی عمومی طور پر کسی بھی پرانی اور ناکارہ گاڑی کے ڈھانچے میں مناسب تبدیلیاں کر کے بنائی جاتی ہے۔ انھوں نے کہا کہ اسے آپریٹ کرنے کے لیے عمومی طور پر علاقے کے ڈپٹی کمشنز سے تحریری اجازت نامہ لیا جاتا ہے۔ مقامی افراد عمومی طور پر

بڑھتی ہے بیلی کا پیپر کا پادر مار جن کم ہوتا جاتا ہے۔

رسک ہے کیونکہ وہ گھبرا سکتے ہیں اور یہ کیبل کار بھی ٹھکھی ہے، اس لیے پورا دن زیر امیر (یعنی کوئی کیبل کار ہجھ ایک رسی کے ساتھ لٹک رہی ہے۔)

بات کرتے ہوئے ایوبی ایشن کے ہی ایک افسر نے بتایا کہ ”اس پر ایک طرف بھی وزن بدلتا ہے تو یہ رسی نوٹ سکتی ہے۔“ انھوں نے بتایا کہ

کر رہے تھے مگر مسئلہ یہ تھا کہ اس آپریشن کے آپریشن میں حصہ لینے والا 139 ڈبلیو 139

ایر فورس کا بیلی کا پر تھا جو ایسے مشنر کے لیے دو ران لفت کے پاس پہنچ کر ریسکیو کرنے والے

ٹوپیں کیوں ہوا اور اس میں کیا مشکلات دریش رہیں؟ یہ سمجھنے کی کوشش کی ہے کہ یہ ریسکیو آپریشن اتنا

بہترین ہے اور اگر موسم خراب نہ ہو تو یہ بیلی کا پیپر

کے سر جانے کیلئے ایزی چیزی کا زور لگاتا رہا۔ حالاً نکہ پاک فوج سے اس قسم کا کوئی بیان نہیں دیا گیا کہ یہ صرف ان کی کارروائی ہے بلکہ ہر دفعہ بھی بات کی گئی کہ پاک آرمی، ایزفوس اور سولین آبادی کا مشترکہ آپریشن ہے، جس میں کسی ایک جزو کی کمی اس آپریشن کو قصان پہنچ کر تھی۔ مگر ان سب غنی پوشوں اور کوششوں کے باوجود تمام افراد

وقت لگ گیا اور اس سارے وقت کا ہر ہر جو ایک امید اور خوف سے بندھا رہا۔ اب آئیے اس سارے واقعے کے ایک دوسرے رخ کی طرف۔ ایک طرف ساری قوم ڈولی میں پھنسے 18 افراد کے ساتھ ساتھ جو باہمتوں لوگ ریکو آپریشن میں مصروف تھے ان سب کی سلامتی کیلئے دعا میں مانگ رہی تھی اور جب ان افراد اور ان

600 فٹ بلندی پر فضا میں معلق ہو جانے سے 8 افراد کی زندگی صرف اللہ تعالیٰ کے فیض کی مر ہوں منت تھی کیونکہ شہروں کی پر رفتہ زندگی سے بہت دور افراطی علاقوں میں مدکافر آنظام کرتا جوئے شیر لانے کے برابر تھا۔ مختلف خروں کے مطابق سارے ذرا کم استعمال کر کے بھی پہلی مدد پہنچنے تک 3 سے 4 گھنٹے گے اور پھر ریکو آپریشن کا آغاز ہوا جو اس کے بعد تمام 18 افراد کو

کریٹ کیا ہے جخار پڑھنے کی بھی اب دو قسم بن پھیلیں کیونکہ بنیادی طور پر تو احساس کمتری ایک افرادی پیاری ہے۔ کوئی کسی کی کامیابی سے جلتا ہے تو کوئی کسی سے پیچھے رہ جانے کے خوف سے اس کے خلاف دشمنی پر اتر آتا ہے۔ لیکن ابھی آپریشن فوجی اور رسول افراد کا مشترکہ تھا اور سب کی مشترکہ کوشش رنگ لائیں، جس کی کوششیں بدلت یہ کامیابی ہمارے حصے میں آئی۔

جس دن یہ واقعہ بیش آیا اس دن تکنیکی کو ختم کرنے کے درپے کیوں ہیں؟ 22 اگست بروز منگل کو گلگرام کے علاقہ الائی کے مقام پر دو پہاڑوں کے درمیان دریا کو کراس کرنے کیلئے استعمال کی جانے والی ڈولی (چیز لفت) رسیاں ٹوٹ جانے سے فضا میں اس وقت معلق ہو گئی جب کہ ابھی اس کا آدھا فاصلہ باقی تھا۔ اس

تقریباً سارے ہی فی وی جنوبی صحیح سے رات ریکو

کی مشترکہ کوششوں اور بھیتی کی بدلت یہ کامیابی میں جس پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ جیرانی کی بات یہ ہے کہیے ہیں یہ لوگ جو آزمائش میں معلق ہوتے ہیں اور اس نظر کرتے رہے اور کو دیوتا کی نظر سے دیکھ رہے تھیا در ہر گز رتا لمحہ کی ایک غیر ملکی چیز نے بھی اس خروں کا خروں کا جہاں کی امید میں اضافہ کر رہا تھا، وہیں پر دھی حصہ بنایا۔ اس حوالے سے ساری معلومات لینے لمحان کے اندر ایک انجانے خوف کی لہر بھی دوڑا رہا تھا۔ لیکن کچھ لوگوں کے گروپ اور کچھ گروہوں کی بھی تھے جنہوں نے خروں اور خاص کر سو شل میڈیا پر اپنی دکانداری چکائی ہوئی تھی۔ یہ لوگ ہیں جو شاید ریاست کے قبائل اور متحداً اور بیکجا دیکھنا پسند نہیں کرتے یا پھر ریاست کی مخصوصی اور بھیتی کی صورت میں ان کے مقابلات کو زد پڑتی ہے۔ ان میں سے اکثر بہت متغیر پورنگ کرتے نظر آئے اور ریکو آپریشن میں شامل افراد میں ایک لیکر کیجھ رہے تھے کہ فلاں کی وجہ سے آپریشن میں اتنا نام کا، وہی ساری ایک دو گھنٹے کی گئی۔ اسے پچائیں۔ اس کی سب اکاٹیں کو اکھار کھنے میں اپنا کردا ادا کریں تاکہ کل آپ کا نام بھی تحریک کاروں کے بجائے ملک اور معاشرے کے معماروں میں شامل ہو۔

آری، پاکستان ایزفوس اور مقامی آبادی کے کچھ افراد اس آپریشن کو ایک معمولی واقعہ قرار دے کر پاک فوج کی اہمیت کو کم کرنے پر تھے تھے۔ کچھ اس آپریشن کی کامیابی کا سہرا صرف سولین افراد کے سر جانے پر بھد تھے اور دوسری طرف ایک طبقہ اس ساری کارروائی کو صرف پاک فوج





نگران حکومت بے حسی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مہنگائی نہ ہونے جیسا بے رحمانہ بیان دے رہی ہے۔

عوام کو سہنسدی دی ہے۔ اس صورتحال کو دیکھتے ہوئے ہمارے عوام سوال کر رہے ہیں کیا ہمارے حکمران بھی کبھی ایسا کر پائیں گے؟ حکومتی روپروازل کو دیکھیں تو ایسا لگتا ہے چاروں صوبے میں طور پر انتہائی مُلکام ہیں اور عوام کو کسی قسم کے مسائل کا سامنا نہیں ہے۔ غربت بالکل نہیں ہے، محنت کے مسائل نہیں ہیں، تعلیم کی شرح بلکہ ہے، غیرہ وغیرہ۔ لیکن عملًا آپ ان شہروں اور دیہاتوں میں جائیں تو آپ کو تصویر کے بالکل برکشی نظر آئے گا۔ سوال یہ ہے کہ غریب جائے تو جائے کہاں؟ اُس کی تان تو بالآخر سیاست دانوں پر ہی آ کر رکھوٹی ہے کہ وہ ہی ان کیلئے کچھ کریں گے اور اسی امید پر وہ انہیں ہر ایکشن میں ووٹ دینے پر مجبور ہیں۔

عوام نے تبدیلی کی دعوے دار سابقہ حکومت (پی ای آئی) کو موقع ضروریاً تھا کہ شاید وہ ان کے دکھوں کاما دا کر کے لیکن نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات نکلا۔ سابقہ حکومت تو اپنی حریف جماعتوں سے بھی زیادہ نااہل ثابت ہوئی اور انہوں نے ملک کے ہر شعبے میں ایسی ایسی دست انیس رقم کیں کہ ان کی مثال ملتا ناممکن ہے۔ اب عوام کرتے تو کیا کرے، کیونکہ ایک عام آدمی تو ایکشن لڑنے سے رہا۔ جس طرح کاسیاں ماحول ان تمام طاقتوں سیاستدانوں نے بنا دیا ہے اس میں غریب سیاہ کارکنوں کیے

ہوئے بلوں نے بھی عوام کی کرقڑوی ہے۔ حکومت میں آ کر اقتدار اور وزارتوں کو انجامے تو کرتے رہے لیکن عوام کے اولین مسئلے مہنگائی پر قابو پانے کیلئے خاطر خواہ اقدامات نہیں کیے گے اور حالیہ نگران حکومت بھی عوام کی دادری کرنے کے میڈیا پر واڑل ہو رہی ہے جس میں دکھایا گیا ہے کہ ایک بارے مہنگائی نہ ہونے جیسا بے رحمانہ بیان دے گز نہ چند برسوں سے ہمارے ملک میں مہنگائی کا جن بوتل سے باہر آیا تو وہ واپس جانے کا نام ہی نہیں لے رہا اور حالیہ دور کی مہنگائی میں اس جن کا جنم اتنا بڑھ چکا ہے کہ لگتا ہے وہ شاید بوتل میں واپس جائی نہ سکے۔

روان سال کی مہنگائی اپنی بلند ترین سطح کو چھوڑی ہے۔ مہنگائی کا مودود اسلام کی ایک حکومت کو ختم اناٹھیک نہ ہو گا بلکہ اس میں موجودہ اور سابقہ حکومتیں سب برابری حصے دار ہیں۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ کسی کا حصہ زیادہ اور کسی کا کم ہے، جیسے سابقہ حکومت (پی ای آئی) نے مہنگائی کو با م عروج تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا اور اُن کی معاشی پالیسیوں کی وجہ سے آج غربت کی شرح اس قدر بلند ہو چکی ہے کہ اب صحیح معنوں میں دو وقت کی روٹی میر آنا بھی نہیں ہے اور وہاں فرماہم کرنے والے پھل اور پانی والی سرکار بالکل مفت فراہم کر رہی ہے اور مہنگائی کی ایک بڑی وجہ جہاں کمزور معاشی پالیسی بعد انہیں جو مل آتا ہے وہ بہت کم ہوتا ہے، جبکہ بتائی جا رہی ہے وہیں ڈارکی بڑھتی ہوئی قیمت اور پانی کا مل بالکل نہیں آتا۔ اس کی وجہ عوام نے یہ بتائی کہ وہی کے وزیر اعلیٰ اور وہ کچھ بیوں نے ہر ترقیاتی منصوبے سے پیسے پیچا کر ان بیوں سے اختیار کر بچکی ہے۔ اس پر مستزاد بچکی کے بڑھتے



بھی نہیں کہ ہر ہاتا کی جائے۔ اور پانی والی سرکار بالکل مفت فراہم کر رہی ہے اور مہنگائی کی شعبے میں ایسی ایسی دست انیس رقم کیں کہ ان کی بعد انہیں جو مل آتا ہے وہ بہت کم ہوتا ہے، جبکہ بتائی جا رہی ہے وہیں ڈارکی بڑھتی ہوئی قیمت اور پانی کا مل بالکل نہیں آتا۔ اس کی وجہ عوام نے یہ بتائی کہ وہی کے وزیر اعلیٰ اور وہ کچھ بیوں نے ہر ترقیاتی منصوبے سے پیسے پیچا کر ان بیوں سے اختیار کر بچکی ہے۔ اس پر مستزاد بچکی کے بڑھتے

وہ مسائل ہیں جو اکیسوں صدی میں بھی ہمارے ہاں ایک عام انسان کو درپیش ہیں۔ آج بھی ایک ایم اے پاس کوئی اسکول میں غربت کی وجہ سے بہت معمولی تھواہ پر کام کرنا پڑتا ہے۔ پرانیوں اپنالوں اور کلینکوں میں درج چارام کا ملازم طبقہ انتہائی کسی پری میں ڈبوٹی کر رہا ہے اور ان کی آواز سننے والا کوئی نہیں۔ اگر وہ خود آواز اٹھاتے ہیں تو پھر انہیں ملازمت سے باتھ دھونے پڑتے ہیں اور بڑھتی ہوئی مہنگائی کی وجہ سے وہ بے روڑ گاری کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ مہنگائی کے عفریت نے ان سے اپنے جائز حقوق کے احتجاج کا حق بھی چھین لیا ہے۔

موجودہ حکمرانوں سے درخواست ہے کہ مہنگائی کے سد باب کیلئے صرف اسیلیوں میں ہی اظہار خیال نہ کریں بلکہ اس کیلئے عملی طور پر بھی کچھ اقدامات کریں۔ سیاست میں عام آدمی کو شامل کرنے کیلئے انتہائی تدبیلیاں کریں۔ جنی اپنالوں، کلینکوں اور اسکلوں کے اضاف کو کم از کم اجرت کے قانون کے تحت تھواہیں دلوائیں اور جو ماکان ایسا نہ کر سکے ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ یاد رہے۔



ہیں۔ معلوم نہیں کہ حکمران طبقہ یا ان کے رفقاء سے کچھ طبقے کی حالت دیکھیں تو آپ کو علم ہو گا کہ کارروہ خیریں اور ویڈیو زندگیتھے ہیں یا نہیں کہ فلاں وہ مہنگائی میں اضافے کی وجہ سے روز مرتبے ہیں۔ شخص نے غربت اور مہنگائی کے باہم انفرادی یا اجتماعی طور پر اپنے خاندان سمیت خوشی کر لی۔ پریش اور شوگر کے امراض میں بذریع اضافہ ہو رہا ہے۔ لئے ہی ایسے واقعات منظر عام پر آپکے ہیں لیکن حکمرانوں کی بے حصی جوں کی توں ہے۔

کوئی جگہ نہیں ہے۔ غریبوں کو تھوڑی سی سیاسی تکین مل دیاتی انتخابات میں شامل ہو کرل جاتی تھی لیکن پھر پھلے کچھ برسوں سے چونکہ مل دیاتی انتخابات نہیں ہوئے اس لیے عام آدمی اس سیاسی تکین کو بھی پورا نہیں کر پا رہا۔ اس کے بعد آپ انہیاں کی صدر درود پیدا مورموکوبیکھیں جو ایک غریب خاندان سے ہے اور جس کا گل اٹا شاید چھپا سام کمان اور جھنچہ چنلا کھرو پے ہے۔

حکومت عوام کے مسائل کا تدارک کیوں نہیں کر رہی؟ کیا ان کی کمی کمزور ہے؟ یا انہیں ایک دوسرا پر بھروسہ نہیں ہے یا پھر وہ کوئی فیصلے کرنے سے ڈرتے ہیں؟ عوام جانتا چاہتے ہیں کہ جب کبھی آئی ایم ایف اور وہ ممالک جن سے قرض لیا جاتا ہے، تو جب وہ یہ شرط عائد کرتے ہیں کہ عوام پر نکسوں کا بوجھ بڑھایا جائے تو آپ انہیں کیوں نہیں کہتے کہ ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ اب پیٹی آئی اور عمران خان کا جو پیانیہ سامنے آ رہا ہے کہ ”ہم کوئی غلام نہیں ہیں کہ جو آپ کہیں گے ہم کریں گے“ اور Not Absolutely ت سابقہ حکومت نے یہ نظرے اس وقت نہیں لگائے جب آپ آئی ایم ایف اور دیگر ممالک سے کڑی شراکٹ پر قرض لیتے رہے۔ آپ تو اب بھی امریکی سفیر سے ملاقا تھیں کر رہے ہیں۔ اب آپ عوام کو نہت نی کہانیاں سنارہے ہیں اور وہ عوام بالخصوص نوجوان جن کی رسمی محض سو شش میڈیا نیک ہے، وہ بغیر سوچ کسھ اپنے قائد کی ہربات پر لبک کہہ رہے ہیں۔

خدا را! اب وقت آ گیا ہے کہ اپنی آنکھیں کھولیں اور دیکھیں کہ آپ کے عوام کس قدر مسائل کا بیکار کہہ سکتے۔ آپ اس طبقے سے ہٹ کر متوسط اور اس



کہ ملک کو صحیح معنوں میں چلانے میں اشرافیہ کے ساتھ ساتھ مزدوروں اور عام لوگوں کی محنت بھی اپنی الجھ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے۔ تو کیوں نہ یا میں اضافہ کریں اور کیوں نہیں کہا جائے جس سے مہنگائی کا خاتمه ہو اور ملک کا ہر شہری اپنے خاندان کی کفالت بہتر طور پر کر سکے اور اس کو کم نیادی ضروریات زندگی میسر آ سکیں۔

پرائیویٹ دفاتر میں کام کرنے والے طبقہ مہنگائی کی پرائیویٹ دفاتر میں کام کرنے والے طبقہ مہنگائی کی وجہ سے کس کرب سے گزر رہا ہے ذرا اس بات کا بھی خیال کیجیے، کیونکہ یہ لوگ تو ”کم از کم اجرت“ کے قانون کے زمرے میں بھی نہیں آتے۔ اس لیے ان کا اتحصال ایک لیٹھی امر ہے۔ یہ بالکل غلط ہو گا، کیونکہ تھوڑے سے طبقے کی پوش حالت کھٹکے کے ڈبوٹی اوقات کار، کسی قسم کی مراعات (Benefits) کا نہ ملتا، ماکان کا خاتم رویہ، نوکری ختم ہونے کی تواریخ ہر وقت سر پر لگتے ہے، یہ

یوم دفاع، عہد و فا اور قومی اتحاد



پاکستان کی مضبوطی کیلئے ایک دوسرے کا احترام اور قبول کرنے کے روحان کو فروغ ملتا چاہے

انہیں نکست فاش دینے کی ضرورت ہے۔ ان مافیا نے انسانوں کی سوچ اور روپوں پر بھی قبضہ جما رکھا ہے، جس کا پوری طاقت کے ساتھ ہمیں بحیثیت قوم مقابلہ کرنا ہوگا تاکہ پاکستان کا دفاع حقیقت کاروپ دھار سکے۔

پاکستان کی مضبوطی کیلئے ایک دوسرے کا احترام اور قبول کرنے کے روحان کو فروغ ملتا چاہے تاکہ ہے جو وطن عزیز کو دن بدن کمزور کر رہی ہیں۔

پاکستان کے تمام شہری اور بیانیہ پر باوقار زندگی برقرار تھوڑے وطن عزیز کو مضبوط بنانے میں کوئی کسر اخاندہ رکھیں۔ پاکستان کا دفاع تب ہی ممکن ہے جب ہم اپنی ذات سے باہر نکل کر مفاداں توڑ کر کے بانی پاکستان قائم عظمِ محمد علی جہاں کے قول "ایمان، اتحاد، تنظیم" کو عملی جامہ پہنائیں اور انسانوں کے بجائے خدا تعالیٰ کی ذات پر ایمان رکھتے ہوئے اتحاد کو فروغ دیں۔ لازم ہے کہ ہر طرح کے فرقہ روحان اور نفرت کو ختم کریں اور بحیثیت قوم تنظیم اور نظم و نتیجے کو اپنا نصب ایمن بنائیں اور صداقت کے اصولوں کو اپنا شعار بناتے

پر ایمان رکھتے ہوئے اتحاد کو فروغ دیں۔ ملک دشمن تو توں کی جانب سے قوی اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کیلئے مختلف بیانیے اور پروپیگنڈے پھیلائے جارہے ہیں۔ ایک صحیح پر موجود قوم، جس سے افواج پاکستان اور عوام نے مل کر دشمن کو نکست فاش دی تھی۔

آج وطن عزیز کو بہت سارے جنگجوں کا سامنا ہے۔ جس میں مافیا نے اپنے اداروں کے خلاف بھڑکایا جا رہا ہے۔ افسوسناک امر یہ ہے کہ کچھ اور بد عنوانی نے تباہ کر دیا ہے۔ ہمیں پاکستان کو مضبوط کرنے کیلئے معاشرے میں پائی جانے والی ان تمام برائیوں اور روپوں کے خلاف جنگ لڑنی ہے جو وطن عزیز کو دن بدن کمزور کر رہی ہیں۔

دافع پاکستان کیلئے ضروری ہے کہ ہر سطح پر سفارش، اقراب پروری اور رسوٹ ستانی کی حوصلہ لٹکنی کی جائے۔ حق داروں کو ان کا حق دیا جائے تاکہ اہل اور قابل افراد ملک کی ترقی اور رہا کیلئے اپنا کردار فعال اور موثر طریقے سے ادا کر سکیں اور پاکستان ترقی کی وہ منازل طے کر سکے جس سے اس کی بنیادیں روز بروز مضبوط ہوتی جائیں۔

پاکستان کی مضبوطی اور دفاع کیلئے ضروری ہے کہ ہر طرف انصاف کا بول بالا ہو۔ ہمارے ارد گرد بہت کی ایسی کہانیاں جنم لے رہی ہیں جو اس بات کی عکاسی کرتی ہیں کہ پاکستانی معاشرے میں عدل و انصاف کا فقدان ہے۔ پاکستان کے دفاع کیلئے ملک دشمن تو توں کی جانب سے قوی اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے مختلف بیانیے اور پروپیگنڈے پھیلائے جارہے ہیں۔ افواج پاکستان کی قربانیوں کو دشمن کی سازشیں پر موجود قوم، افواج پاکستان اور حساس اداروں کے درمیان

چھ تمہر کو پوری قوم "یوم دفاع پاکستان" منایا۔ یہ دوریاں پیدا کرنے کی سازشیں رچی چاری ہیں۔ قوم میں مافیوں پھیلا کر انھیں اداروں سے کئی گناہ بڑے اور طاقتور دشمن کو ناقابل فرماؤش نکست دی تھی۔ اس دن افواج پاکستان کے ساتھ پوری قوم بھی ایک جسم ایک جان بھی ہوئی تھی۔ یہ دن اس تاریخی قومی جذبے کی یادداشتا ہے جس کی مثال دیگر اقوام میں بہت کم ملتی ہے۔ بلاشبہ آج بھی پاکستان کی جزا افواج پاکستان اس وطن کی باتکے لیے ضروری ہیں۔ دشمن کی کسی بھی سازشی تھیوڑی کو جاے۔ حق داروں نہ ہونے دیکھیے۔ افواج پاکستان نے کارنا ملوں کا ہی نہیں بلکہ پوری قوم کے اتحاد و جنگ اور امن کے ہر دور میں اپنی صلاحیتوں کا لوبا ایک نگفت کی بھی ایک مثال ہے۔ یہ قوی اتحاد ہی ہماری سب سے بڑی طاقت ہے جس کے سامنے دیکھت گردی، زلزلے، سیالاب یا کسی بھی صورت میں آئی، دشمن کبھی ٹھہر نہیں پائے گا۔ شاید دشمن تو قسم بھی ہماری قوم کے اس عظیم ہتھیار سے واقف ہیں، اس لیے مختلف جہات سے اب اس قوی اتحاد کو سبتوار کرنے کی سازشیں کی جاری ہیں۔

بلایا ایتاز رنگ و نسل، ذات اور عقیدے کے ارض پاکستان کے دفاع کیلئے اپنی جانوں کا مزارناہ دیا ہے۔ پاکستان کے دفاع کیلئے ان تمام مافیوں کو دشمن کے ملک دشمن تو توں کی جانب سے قوی اتحاد کو پارہ کرنے کیلئے مختلف بیانیے اور پروپیگنڈے پھیلائے جارہے ہیں۔ ایک صحیح پر موجود قوم، افواج پاکستان اور حساس اداروں میں نظر انداز نہیں۔

30

www.hrpostpk.com